ردالقحط والوباء بدعوۃ الجیران ومواساۃ الفقراء

۱۳۱۲ھ

پڑوسیوں کی دعوت اور فقیروں کی غمخواری کے ذریعے قحط اور وباء کو لوٹا دینے والا

تصنیف لطیف :-

اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز

ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

رسالہ

رادّ القحط والوباء بدعوة الجیران و مواساة الفقراء

۱۳۱۲ھ

(پڑوسیوں کی دعوت اور فقیروں کی غمخواری کے ذریعے قحط اور وباء کو لوٹا دینے والا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ ۱۴۱ از کانپور مدرسہ فیض عام مرسلہ مولوی احمد اللہ تلمیذ مولوی احمد حسن صاحب ۱۷ ربیع الآخر شریف ۱۳۱۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہمارے دیار[ع] میں اس طرح کا رواج ہے کہ کوئی بلا دیں ہیضہ، چیچک و قحط سالی وغیرہ آجائے تو دفع بلا کے واسطے جمیع محلہ والے مل کر فی سبیل اللہ اپنی اپنی حسب استطاعت چاول، گیہوں و پیسہ وغیرہ اٹھا کر کھانا پکاتے ہیں اور مولویوں اور ملاؤں کو بھی دعوت کرکے ان لوگوں کو بھی کھلاتے ہیں اور جمیع محلہ دار بھی کھاتے ہیں، آیا اس صورت میں محلہ دار کو طعام مطبوخہ کا کھانا جائز ہوگا یا نہ؟ طعام مطبوخہ کھانے کے لئے مانع وغیر مانع پر کیا حکم دیا جاتا ہے؟ بیّنوا توجروا (بیان کرو تاکہ اجر پاؤ۔ ت)

ع یعنی بنگالہ میں کہ یہ سوال کانپور میں وہیں سے آیا تھا کانپور سے بغرض تحریر جواب بھیجا گیا ۱۲

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی وضع البرکۃ فی جماعۃ الاخوان وقطع الھلکۃ بتواصل الاحباء والجیران و الصلوٰۃ والسلام علیٰ صاحب الشفاعۃ مجیب الدعوۃ ومحب الجماعۃ دافع البلاء والوباء والقحط و المجاعۃ وعلیٰ اٰلہ وصحبہ و جماعۃ المسلمین وعلینا فیھم یا ارحم الراحمین اٰمین اٰمین اٰمین یا ربنا اٰمین!

تمام تعریفیں اس ذات کے لئے جس نے بھائیوں کے اجتماع میں برکت فرمائی اور اہل محبت اور پڑوسیوں کی ملاقات وصلہ میں مصیبت کو قطع فرمایا اور صلوٰۃ وسلام مالکِ شفاعت، دعوت کو قبول، جماعت سے محبت، مصیبت و وبلاء اور بھوک اور قحط کو دفع کرنے والی ذات پر اور ان کی آل واصحاب، اور مسلمانوں کی جماعت اور ان کے ساتھ ہم پر یا ارحم الراحمین، آمین آمین اے ہمارے رب آمین!

فعل مذکور بقصد مسطور اور اہل دعوت کردہ کھانا کھانا شرعاً جائز وروا، جس کی ممانعت شرع مطہر میں اصلاً نہیں، قال اللہ تعالٰی:

لیس علیکم جناح ان تاکلوا جمیعا او اشتاتا[1]

تم پر کچھ گناہ نہیں کہ کھاؤ مل کر یا الگ الگ۔

تو بے منع شرعی ازتکاب ممانعت جہالت وجرأت۔

وانا **اقول** وباللہ التوفیق (اور میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ سے ہے۔ت) نظر کیجئے تو یہ عمل چند دواؤں کا نسخہ جامعہ ہے کہ اس سے مساکین وفقراء بھی کھائیں گے، علماء وصلحاء بھی عزیز ورشتہ دار بھی قریب واہل جوار بھی تو اس میں بعددِ ابواب جنت آٹھ خوبیاں ہیں:

(۱) فضیلتِ صدقہ
(۲) خدمتِ صلحاء
(۳) صلۂ رحم
(۴) مواساۃِ جار
(۵) سلوک نیک سے مسلمانوں خصوصاً غرباء کا دل خوش کرنا۔
(۶) ان کی مرغوب چیزیں ان کے لئے مہیا کرنا۔

---

[1] القرآن الکریم ۲۴/ ۶۱

(۷) مسلمان بھائیوں کو کھانا دینا۔ (۸) مسلمانوں کا کھانے پر مجتمع ہونا۔

اور ان سب امور کو جب بہ نیتِ صالحہ ہوں باذن اللہ تعالٰی رضائے خدا عفو و خطا و دفع بلا میں دخل تام ہے ظاہر ہے کہ قحط، وبا، ہر مصیبت و بلا گناہوں کے سبب آتی ہے۔

قال اللہ تعالٰی وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم و یعفوا عن کثیر[1]
اللہ تعالٰی نے فرمایا: اور تمھیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمھارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے۔ (ت)

تو اسبابِ مغفرت و رضا و رحمت بلاشبہ اس کے عمدہ علاج ہیں۔

اب بتوفیق اللہ تعالٰی احادیث سُنئے:

حدیث ۱: حضور پُرنور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان الصدقۃ لتطفیٔ غضب الرب و تدفع میتۃ السوء۔ رواہ الترمذی[2] و حسنہ و ابن حبان فی صحیحہ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ۔
بیشک صدقہ رب عزوجل کے غضب کو بجھاتا اور بُری موت کو دفع کرتا ہے (اسے ترمذی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا، ترمذی نے اسکی تحسین کی۔ ت)

حدیث ۲: کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

اتقوا النار ولو بشق تمرۃ فانھا تقیم العوج و تدفع میتۃ السوء، الحدیث، رواہ ابو یعلی[3] والبزار عن الصدیق الاکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ۔
دوزخ سے بچو اگرچہ آدھا چھوہارا دے کر کہ وہ کجی کو سیدھا اور بُری موت کو دور کرتا ہے الحدیث (ابویعلٰی اور بزار نے اسے صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

---

[1] القرآن الکریم ۴۲/ ۳۰

[2] جامع الترمذی ابواب الزکوٰۃ باب ماجاء فی فضل الصدقۃ امین کمپنی دہلی ۱/ ۸۴
کنز العمال بحوالہ ت حب عن انس حدیث ۱۵۹۹۵ موسسۃ الرسالہ بیروت ۶/ ۳۴۸ و ۳۷۱

[3] مسند ابی یعلی عن ابی بکر حدیث ۸۰ موسسۃ علوم القرآن بیروت ۱/ ۷۵
کشف الاستار عن زوائد البزار حدیث ۹۲۳ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱/ ۴۴۲

حدیث ۳: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان صدقة المسلم تزید فی العمر و تمنع میتة السوء۔ رواہ الطبرانی[1] و ابوبکر بن مقیم فی جزئه عن عمرو بن عوف رضی الله تعالٰی عنه۔

بے شک مسلمان کا صدقہ عمر کو بڑھاتا ہے اور بُری موت کو روکتا ہے (اسے طبرانی اور ابوبکر بن مقیم نے اپنی جزء میں عمرو بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۴ و ۵: کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الصدقة تطفیٔ الخطیئة وتقی میتة السوء۔ رواہ الطبرانی[2] فی الکبیر عن رافع بن مکیث الجهنی رضی الله تعالٰی عنه۔

صدقہ گناہ کو بُجھاتا ہے اور بری موت سے بچاتا ہے (اسے طبرانی نے کبیر میں رافع بن مکیث الجہنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

دوسری روایت میں ہے:

الصدقة تمنع میتة السوء۔ رواہ احمد[3] عنه و القضاعی عن ابی هریرة رضی الله تعالٰی عنهما۔

صدقہ بُری موت کو روکتا ہے (اسے احمد نے رافع بن مکیث سے اور قضاعی نے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۶: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان الله لیدرؤ بالصدقة سبعین بابًا من میتة السوء۔ رواہ الامام عبد الله بن مبارك فی کتاب البر[4] عن انس بن مالك رضی الله تعالٰی عنه۔

بے شک عزوجل صدقہ کے سبب سے ستر دروازے بُری موت کے دفع فرماتا ہے (اسے امام عبداللہ بن مبارک نے کتاب البر میں انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۷: کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الصدقة تسد سبعین بابا من السوء۔

صدقہ ستر دروازے بُرائی کے بند کرتا ہے۔

---

[1] المعجم الکبیر حدیث ۳۱ المکتبة الفیصلیة بیروت ۱۷/ ۲۲ و ۲۳

[2] الترغیب والترھیب بحوالہ الطبرانی فی الکبیر الترغیب فی الصدقة حدیث ۴۱ مصطفی البابی مصر ۲/ ۲۱

[3] کنز العمال بحوالہ القضاعی عن ابی ہریرۃ حدیث ۱۵۹۸۱ موسسۃ الرسالہ بیروت ۶/ ۳۴۵

[4] الترغیب والترھیب بحوالہ ابن البر فی کتاب البر الترغیب فی الصدقة حدیث ۲۱ مصطفی البابی مصر ۲/ ۱۲

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن رافع بن خدیج رضی اللہ تعالٰی عنہ۔[1]

(اسے طبرانی نے کبیر میں رافع بن خدیج رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۸: کہ فرماتے صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الصدقۃ تمنع سبعین نوعا من انواع البلاء اھونہا الجذام والبرص۔ رواہ الخطیب[2] عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

صدقہ ستر بلا کو روکتا ہے جن کی آسان تر بدن بگڑنا اور سپید داغ ہیں (والعیاذ باللہ تعالٰی) (اسے خطیب نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۹ و ۱۰: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

باکروا بالصدقۃ فان البلاء لا یتخطاھا۔ رواہ الطبرانی[3] عن امیر المؤمنین علی و البیہقی عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہما۔

صبح تڑکے صدقہ دو کہ بلا صدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی (اسے طبرانی نے امیر المومنین حضرت علی اور بیہقی نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۱۱: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الصدقات بالغدوات یذھبن بالعاھات۔ رواہ الدیلمی[4] عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

صبح کے صدقے آفتوں کو دفع کر دیتے ہیں۔ (اس کو دیلمی نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۱۲: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الصدقۃ تمنع القضاء السوء۔

صدقہ بری قضا کو ٹال دیتا ہے۔ (اس کو

---

[1] المعجم الکبیر عن رافع بن خدیج حدیث ۴۴۰۲ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۴/۲۷۴

[2] تاریخ البغداد ترجمہ ۴۳۲۶ الحارث بن نعمان دار الکتاب العربی بیروت ۸/۲۰۸

[3] المعجم الاوسط حدیث ۵۶۳۹ مکتبۃ المعارف ریاض ۶/۲۹۹

السنن الکبرٰی کتاب الزکوٰۃ باب فضل من اصبح صائما الخ دار صادر بیروت ۴/۱۸۹

[4] الفردوس بماثور الخطاب حدیث ۳۷۴۰ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲/۳۱۴

الجامع الصغیر بحوالہ الفردوس عن انس حدیث ۵۱۴۷ دار الکتب العلمیہ بیروت ۲/۳۱۷

رواہ ابن عساکر[1] عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ابن عساکر نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۱۳: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

صلوا الذی بینکم وبین ربکم بکثرۃ ذکرکم لہ وکثرۃ الصدقۃ بالسر والعلانیۃ ترزقوا وتنصروا وتجبروا۔ رواہ ابن[2] ماجۃ عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اللہ عزوجل کے ساتھ اپنی نسبت درست کرو اس کی یاد کی کثرت اور خفیہ وظاہر صدقہ کی تکثیر سے کہ ایسا کروگے تو روزی اور مدد دیے جاؤگے، تمہاری شکستگیاں درست کی جائیں گی (اسے ابن ماجہ نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۱۴ تا ۱۷: کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

الصدقۃ تطفئ الخطیئۃ کما یطفئ الماء النار۔ رواہ الترمذی[3] وقال حسن صحیح عن معاذ بن جبل ونحوہ ابن حبان فی صحیحہ عن کعب بن عجرۃ وکابی یعلی بسند صحیح عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم وابن المبارك عن عکرمۃ مرسلا بسند حسن۔

صدقہ گناہ کو بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو (روایت کیا اسے ترمذی نے اور حسن صحیح کہا، معاذ بن جبل سے اور ایسے ہی ابن حبان نے اپنی صحیح میں کعب بن عجرہ سے، جیسے ابی یعلیٰ نے بسند صحیح جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے، اور ابن مبارک نے عکرمہ سے مرسلاً بسند حسن۔ ت)

حدیث ۱۸: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

مثل المؤمن ومثل الایمان کمثل الفرس فی اخیتہ یجول ثم

مسلمان اور ایمان کی کہاوت ایسی ہے جیسے چراگاہ میں گھوڑا اپنی رسّی سے بندھا ہوا کہ

---

[1] تہذیب تاریخ دمشق الکبیر ترجمہ الخضر البزاز دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/۱۶۸

[2] سنن ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ باب فرض الجمعۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۷۷

[3] جامع الترمذی ابواب الایمان باب ماجاء فی حرمۃ الصلوٰۃ امین کمپنی دہلی ۲/۸۶
موارد الظمآن حدیث ۱۵۶۹ المکتبۃ السلفیۃ مکۃ المکرمۃ ص ۳۷۸

يرجع الى اخيته وان المؤمن يسهو ثم يرجع الى الايمان فاطعموا طعامكم الاتقياء وولوا معروفكم المؤمنين۔ رواه البيهقي في شعب الايمان[1] و ابونعيم في الحلية عن ابي سعيد الخدري رضي الله تعالٰی عنه۔

چاروں طرف چر کر پھر اپنی بندش کی طرف پلٹ آتا ہے، یوں ہی مسلمان سے بھول ہو جاتی ہے پھر ایمان کی طرف رجوع لاتا ہے تو اپنا کھانا پرہیزگاروں کو کھلاؤ اور اپنا نیک سلوک سب مسلمانوں کو دو۔ (اسے بیہقی نے شعب الایمان میں اور ابونعیم نے حلیہ میں ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

اس حدیث سے ظاہر کہ معالجۂ گناہ میں نیکوں کو کھانا کھلانا اور عام مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہئے۔

حدیث ۱۹: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان الصدقة وصلة الرحم يزيد الله بهما في العمر ويدفع بهما ميتة السوء ويدفع بهما المكروه والمحذور۔ رواه ابويعلٰی[2] عن انس رضي الله تعالٰی عنه۔

بے شک صدقہ اور صلۂ رحم ان دونوں سے اللہ تعالٰی عمر بڑھاتا ہے اور بُری موت کو دفع کرتا ہے اور مکروہ اور اندیشہ کو دُور کرتا ہے۔ (اسے ابویعلٰی نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۲۰: فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

من احب ان يبسط له في رزقه وينسأ له في اثره فليصل رحمه۔ رواه البخاري[3] عن ابي هريرة رضي الله تعالٰی عنه۔

جو چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں وسعت، مال میں برکت ہو، وہ اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے (اسے امام بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

---

[1] شعب الایمان حدیث ۱۰۹۶۴ دار الکتب العلمیہ بیروت ۷/ ۴۵۲
حلیۃ الاولیاء ترجمہ ۳۹۷ عبداللہ بن مبارک " " " ۸/ ۱۷۹
[2] مسند ابویعلٰی عن انس بن مالک حدیث ۴۰۹۰ موسسۃ علوم القرآن بیروت ۴/ ۱۴۷
مجمع الزوائد بحوالہ ابی یعلٰی باب صلۃ الرحم وقطعہا دار الکتاب بیروت ۸/ ۱۵۱
[3] صحیح البخاری کتاب الادب باب من بسط لہ فی الرزق الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۸۸۵

حدیث ۲۱ و ۲۲ : فرماتے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :

من سرّہ ان یمدّ لہ فی عمرہ ویوسع لہ فی رزقہ ویدفع عنہ میتۃ السوء فلیتق اللہ ولیصل رحمہ۔ رواہ عبداللہ ابن الامام فی زوائد المسند[1] والبزار بسند جیّد والحاکم فی المستدرک عن امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ والحاکم نحوہ فی حدیث عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

جسے خوش آئے کہ اس کی عمر دراز، رزق وسیع اور بُری موت دفع ہو وہ اللہ سے ڈرے اور اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے (اسے عبداللہ ابن امام نے زوائد المسند میں اور بزار نے بسند جید اور حاکم نے مستدرک میں امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور یونہی حاکم نے حدیث عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ میں روایت کیا۔ ت)

حدیث ۲۳ : فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :

صلۃ القرابۃ مثراۃ فی المال محبّۃ فی الاھل منسأۃ فی الاجل۔ رواہ الطبرانی[2] بسند صحیح عن عمرو بن سھل رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

قریبی رشتہ داروں سے سلوک، مال کا بہت بڑھانے والا، آپس میں بہت محبت دلانے والا، عمر کا زیادہ کرنے والا ہے (اسے طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ عمرو بن سہل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۲۴ : فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :

صلۃ الرحم تزید فی العمر۔ رواہ القضاعی[3] عن ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

صلۂ رحم سے عمر بڑھتی ہے (اسے قضاعی نے ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۲۵ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :

---

[1] الترغیب والترھیب بحوالہ زوائد مسند والبزار والحاکم الترغیب فی صلۃ الرحم مصطفی البابی مصر ۳/ ۳۳۵
المستدرک کتاب البر والصلۃ دار الفکر بیروت ۴/ ۱۶۰

[2] المعجم الاوسط حدیث ۸۰۰۶ مکتبۃ المعارف ریاض ۸/ ۳۹۷

[3] کنز العمال بحوالہ القضاعی عن ابن مسعود حدیث ۶۹۰۹ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۳/ ۳۵۶

ان اعجل البر ثوابا لصلۃ الرحم حتی ان اھل البیت لیکونون فجرۃ فتنمو اموالھم ویکثر عددھم اذا تواصلوا۔ رواہ الطبرانی[1] عن ابی بکرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

بے شک سب نیکیوں میں جلد تر ثواب میں صلۂ رحم ہے یہاں تک کہ گھر والے فاسق بھی ہوں تو ان کے مال زیادہ ہوتے ہیں اور ان کے شمار بڑھتے ہیں جب آپس میں صلۂ رحم کریں۔ (اسے طبرانی نے ابی بکرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

دوسری روایت میں اتنا اور ہے:

ومامن اھل بیت یتواصلون فیحتاجون۔ رواہ ابن حبان[2] فی صحیحہ۔

کوئی گھر والے ایسے نہیں کہ آپس میں صلۂ رحم کریں پھر محتاج ہوجائیں (اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ ت)

حدیث ۲۶: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

صلۃ الرحم وحسن الخلق وحسن الجوار یعمرن الدیار ویزدن فی الاعمار۔ رواہ الامام احمد والبیھقی[3] فی الشعب بسند صحیح علٰی اصولنا عن ام المؤمنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالٰی عنھا۔

صلۂ رحم اور نیک خوئی اور ہمسایہ سے نیک سلوک شہروں کو آباد اور عمروں کو زیادہ کرتے ہیں، (اسے امام احمد اور بیہقی نے شعب میں بسند صحیح ہمارے اصول پر ام المؤمنین الصدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۲۷: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

صنائع المعروف تقی مصارع السوء والاٰفات الھلکات واھل المعروف فی

نیک سلوک کے کام بُری موتوں آفتوں ہلاکتوں سے بچاتے ہیں اور دنیا میں احسان والے

---

[1] مجمع الزوائد کتاب البر والصلۃ باب صلۃ الرحم وقطعہا دار الکتاب بیروت ۸/ ۱۵۲
المعجم الاوسط حدیث مکتبۃ المعارف ریاض ۲/ ۵۶
[2] موارد الظمآن باب صلۃ الرحم حدیث ۲۰۳۸ المطبعۃ السلفیہ مکۃ المکرمۃ ص۴۹۹
[3] شعب الایمان حدیث ۷۹۶۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۶/ ۲۲۶
کنز العمال بحوالہ حم هب عن عائشہ حدیث ۶۹۱۰ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۳/ ۳۵۶

الدنيا هم اهل المعروف فی الاٰخرة۔ رواہ الحاکم فی المستدرك عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

وہی آخرت میں احسان والے ہوں گے (اسے حاکم نے مستدرک میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

جد

حدیث ۲۸: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

صنائع المعروف تقی مصارع السوء والصدقة خفيا تطفئ غضب الرب وصلة الرحم زيادة فی العمر وكل معروف صدقة واهل المعروف فی الدنيا هم اهل المعروف فی الاٰخرة واهل المنكر فی الدنيا هم اهل المنكر فی الاٰخرة واول من يدخل الجنة اهل المعروف۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن امّ المؤمنين ام سلمة رضی اللہ تعالٰی عنها۔

بھلائیوں کے کام بُری موتوں سے بچاتے ہیں اور پوشیدہ خیرات رب کا غضب بجھاتی ہے اور رشتہ داروں سے اچھا سلوک عمر میں برکت ہے اور ہر نیک سلوک (کچھ ہو کسی کے ساتھ ہو) سب صدقہ ہے اور دنیا میں احسان والے وہی آخرت میں احسان پائیں گے اور دنیا میں بدی والے وہی عقبٰی میں بدی دیکھیں گے اور سب میں پہلے جو بہشت میں جائیں گے وہ نیک برتاؤ والے ہیں (اسے طبرانی نے اوسط میں ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۲۹: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان من موجبات المغفرة ادخالك السرور على اخيك المسلم۔ رواہ الطبرانی فی الكبير والاوسط عن الامام سيدنا الحسن بن علی كرم اللہ تعالٰی وجوههما۔

بے شک مغفرت واجب کر دینے والی چیزوں میں ہے تیرا اپنے بھائی مسلمان کا جی خوش کرنا (اسے طبرانی نے کبیر میں اور اوسط میں امام سیدنا الحسن بن علی کرم اللہ وجوہہما سے روایت کیا۔ ت)

---

[۱] کنز العمال بحوالہ ك فی المستدرک حدیث ۱۵۹۶۵ موسسۃ الرسالہ بیروت ۶/۳۴۳

[۲] المعجم الاوسط حدیث ۶۰۸۲ مکتبۃ المعارف ریاض ۷/۵۰-۵۱

[۳] المعجم الکبیر حدیث ۲۷۳۱ و ۲۷۳۸ المکتبۃ الفیصلیہ بیروت ۳/۸۳ و ۸۵

المعجم الاوسط حدیث ۸۲۴۱ مکتبۃ المعارف ریاض ۹/۱۱۶

حدیث ۳۰: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

احب الاعمال الی اللہ تعالٰی بعد الفرائض ادخال السرور علی المسلم۔ رواہ فیھما[1] عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما۔

اللہ تعالٰی کے فرضوں کے بعد سب اعمال سے زیادہ پیارا عمل مسلمان کا جی خوش کرنا ہے (طبرانی نے دونوں میں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۳۱ تا ۳۳: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

افضل الاعمال ادخال السرور علی المؤمن کسوت عورتہ او اشبعت جوعتہ او قضیت لہ حاجۃ۔ رواہ فی الاوسط[2] عن امیر المؤمنین عمر الفاروق الاعظم و نحوہ ابو الشیخ فی الثواب و الاصبہانی فی حدیث عن ابنہ عبد اللہ و ابن ابی الدنیا عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

سب سے افضل کام مسلمانوں کا جی خوش کرنا ہے کہ تو اس کا بدن ڈھانکے یا بھوک میں پیٹ بھرے یا اس کا کوئی کام پورا کرے۔ (اسے اوسط میں امیر المومنین عمر فاروق اعظم سے اور ایسے ہی ابو الشیخ نے ثواب میں اور اصبہانی نے اپنے بیٹے عبد اللہ کی حدیث میں اور ابن ابی الدنیا نے بعض اصحابِ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۳۴: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

من وافق من اخیہ شھوۃ غفر لہ[3] رواہ العقیلی والبزار والطبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ و لہ

یعنی جس مسلمان کا جی کسی کھانے پینے یا کسی قسم حلال چیز کو چاہتا ہو اتفاق سے دوسرا اس کے لئے وہی شئی مہیا کر دے اللہ عزوجل اس کے لئے مغفرت فرمادے (اسے عقیلی، بزار

---

[1] اتحاف السادۃ المتقین بحوالہ الطبرانی فی الکبیر کتاب آداب الصحبۃ الباب الثالث دار الفکر بیروت ۶/ ۲۹۳
المعجم الاوسط حدیث ۹۰۷۰ مکتبہ المعارف ریاض ۸/ ۴۴۳
[2] الترغیب والترہیب بحوالہ الطبرانی فی الاوسط الترغیب فی قضاء حوائج المسلمین حدیث ۱۹ مصطفی البابی مصر ۳/ ۳۹۴
[3] الضعفاء الکبیر ترجمہ نصر بن نجیح الباہلی دار الکتب العلمیہ بیروت ۴/ ۲۹۶
مجمع الزوائد بحوالہ الطبرانی والبزار کتاب الاطعمہ باب فیمن وافق من اخیہ شھوۃ دار الکتاب بیروت ۵/ ۱۸

شواهد فی اللآلی۔

اور طبرانی نے کبیر میں ابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا اور لآلی میں اسکے شواہد ہیں۔ت)

حدیث ۳۵: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

من اطعم اخاہ المسلم شھوتہ حرمہ اللہ علی النار۔ رواہ البیھقی فی شعب[1] الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

جو اپنے بھائی مسلمان کو اس کی چاہت کی چیز کھلائے اللہ تعالٰی اسے دوزخ پر حرام کردے (اسے بیہقی نے شعب الایمان میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

حدیث ۳۶: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

من موجبات الرحمۃ اطعام المسلم المسکین۔ رواہ الحاکم[2] وصححہ ونحوہ البیھقی وابو الشیخ فی الثواب عن جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

رحمتِ الٰہی واجب کردینے والی چیزوں میں ہے غریب مسلمانوں کو کھانا کھلانا (روایت کیا اسے حاکم نے اور اس کی تصحیح کی، اور ایسے ہی بیہقی وابوالشیخ نے ثواب میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔ت)

حدیث ۳۷ تا ۴۶: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الدرجات افشاء السلام واطعام الطعام والصلاۃ باللیل والناس نیام۔ قطعۃ من حدیث جلیل نفیس جمیل مشہور مستفیض مفید مفیض، رواہ امام الائمۃ ابوحنیفۃ[3] والامام احمد وعبدالرزاق فی مصنفہ والترمذی والطبرانی عن ابن عباس،

یعنی اللہ عزوجل کے یہاں درجہ بلند کرنے والے ہیں سلام کا پھیلانا اور ہر طرح کے لوگوں کو کھانا کھلانا اور رات کو لوگوں کے سوتے میں نماز پڑھنا۔ (یہ حدیث جلیل نفیس جمیل مشہور مستفید مفید مفیض کا ایک ٹکڑا ہے۔ روایت کیا اسے امام الائمہ ابوحنیفہ اور امام احمد اور عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں اور ترمذی اور طبرانی نے ابن عباس سے،

---

[1] شعب الایمان حدیث ۳۳۸۲ دار الکتب العلمیہ بیروت ۳/۲۲۲

[2] المستدرک للحاکم کتاب التفسیر تحت سورۃ البلد دار الفکر بیروت ۲/۵۲۴
شعب الایمان حدیث ۳۳۶۶ دار الکتب العلمیہ بیروت ۳/۲۱۷
الترغیب والترہیب بحوالہ الحاکم والبیہقی الترغیب فی اطعام الطعام حدیث ۹ مصطفی البابی مصر ۲/۶۴

[3] جامع الترمذی ابواب التفسیر تفسیر سورۃ ص امین کمپنی دہلی ۲/۱۵۵ و مسند احمد بن حنبل ۱/۳۶۸

واحمد والترمذی[1] والطبرانی وابن مردویه
عن معاذ بن جبل وابن خزیمة و
الدارمی والبغوی وابن السکن وابونعیم
وابن بسطة عن عبدالرحمٰن بن عایش
واحمد[2] والطبرانی عنه عن صحابی و
البزار[3] عن ابن عمرو عن ثوبان
والطبرانی[4] عن ابی امامة وابن قانع
عن ابی عبیدة[5] بن الجراح والدارقطنی
وابوبکر النیسابوری فی الزیادات
عن انس[6] وابوالفرج فی العلل
تعلیقا عن ابی هریرة[7] وابن ابی شیبة
مرسلا عن عبد[8] الرحمٰن بن سابط رضی الله
تعالٰی عنهم

اور احمد اور ترمذی اور طبرانی اور ابن مردویہ نے
معاذ بن جبل سے، اور ابن خزیمہ اور دارمی اور
بغوی اور ابن سکن اور ابونعیم اور ابن بسطہ
نے عبدالرحمٰن بن عایش سے اور احمد اور طبرانی نے اس
سے صحابی سے اور بزار نے ابن عمرو سے، ابن عمرو
نے ثوبان سے۔ اور طبرانی نے ابوامامہ سے۔
اور ابن قانع نے ابوعبیدہ بن جراح اور دارقطنی اور
ابوبکر نیساپوری نے زیادات میں
حضرت انس سے اور ابوالفرج نے
علل میں حضرت ابوھریرہ سے تعلیقاً
اور ابن ابی شیبہ نے مرسلاً حضرت
عبدالرحمٰن بن سابط رضی اللہ تعالٰی
عنہم۔

---

[1] جامع الترمذی ابواب التفسیر تفسیر سورہ ص امین کمپنی دہلی ۲/۱۵۶
مسند احمد بن حنبل حدیث معاذ بن جبل المکتب الاسلامی بیروت ۵/۲۴۳
[2] 〃 〃 〃 〃 〃 عن عبدالرحمٰن عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۴/۱۶۶
[3] مجمع الزوائد عن ثوبان وابن عمرو کتاب التعبیر باب ماجاء فیما راٰہ النبی فی المنام دارالکتاب بیروت ۷/۱۷۷-۱۷۸
[4] المعجم الکبیر عن ابی امامہ حدیث ۸۱۱۷ المکتبۃ الفیصلیہ بیروت ۸/۳۴۹
[5] الدرالمنثور بحوالہ الخطیب عن ابی عبیدۃ سورۃ ص مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم ایران ۵/۳۲۰
العلل المتناہیۃ باب فی ذکر الصورۃ حدیث ۱۰ دارنشر الکتب الاسلامیہ لاہور ۱/۱۹
[6] کنز العمال عن انس حدیث ۴۴۳۲۱ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۶/۲۴۵ و ۲۴۶
[7] العلل المتناہیۃ عن ابی ہریرۃ باب فی ذکر الصورۃ دارنشر الکتب الاسلامیہ لاہور ۱/۲۰
[8] العلل المتناہیۃ باب فی ذکر الصورۃ 〃 〃 〃 〃 〃 ۱/۲۰

فی رؤیۃ النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ربہ عزوجل ووضعہ تعالٰی کفہ کما یلیق بجلالہ العظیم[1] بین کتفیہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فتجلی لی کل شیئ وعرفت[2] وفی روایۃ فعلمت مافی السمٰوت والارض وفی اخرٰی مابین المشرق والمغرب[3]، وقد ذکرناہ مع تفاصیل طرقہ وتنوع الفاظہ فی کتابنا المبارک ان شاء اللہ تعالٰی سلطنۃ المصطفٰی فی ملکوت کل الورٰی والحمدللہ مااولٰی۔

حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام کی اللہ تعالٰی کے دیدار والی روایت جس میں ہے" اور اللہ تعالٰی نے اپنی شایانِ شان کفِ مبارک کو حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام کے کندھوں کے درمیان رکھا تو حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام فرماتے ہیں تو میرے لئے ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی"۔ دوسری روایت میں ہے "میں نے معلوم کرلی جو چیز بھی زمین و آسمانوں میں ہے"۔ اور ایک روایت میں ہے" مشرق ومغرب میں جو کچھ ہے"۔ اور ہم نے اس حدیث کو اس کے طُرق کی تفصیل اور اختلافِ الفاظ کو اپنی مبارک کتاب" سلطنت مصطفٰی فی ملکوت کل الورٰی" میں ذکر کردیا ہے الحمدللہ۔ (ت)

مرقاۃ شریف میں ہے:

اطعام الطعام ای اعطائہ للانام من الخاص والعام[4]

کھانا کھلانا یعنی ہر خاص و عام کو کھانا دینا مراد ہے۔ (ت)

حدیث ۷۴: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الکفارات اطعام الطعام وافشاء السلام والصلٰوۃ باللیل والناس نیام۔ رواہ الحاکم[5] وصحح سندہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

گناہ مٹانے والے ہیں کھانا کھلانا اور سلام ظاہر کرنا اور شب کو لوگوں کے سوتے میں نماز پڑھنا (اسے حاکم نے صحیح سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

---

[1] العلل المتناھیہ باب فی ذکر حدیث ۱۳ دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور ۱/ ۳۰
[2] مجمع الزوائد باب فیمارآہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام دار الکتاب بیروت ۷/ ۱۷۶
[3] جامع الترمذی ابواب التفسیر تفسیر سورۃ ص امین کمپنی دہلی ۲/ ۱۵۶
[4] مرقات المفاتیح کتاب الصلٰوۃ باب المساجد المکتبۃ حبیبیہ کوئٹہ ۲/ ۴۳۲، ۴۵۶
[5] المستدرک للحاکم کتاب الاطعمہ فضیلۃ اطعام الطعام دار الفکر بیروت ۴/ ۱۲۹

حدیث ۴۸: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

من اطعم اخاہ حتی یشبعہ و سقاہ من الماء حتی یرویہ باعدہ اللہ من النار سبع خنادق مابین کل خندقین مسیرۃ خمس مائۃ عام۔ رواہ الطبرانی[1] فی الکبیر و ابو الشیخ فی الثواب والحاکم مصححا سندہ والبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما۔

جو اپنے مسلمان بھائی کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے پیاس بھر پانی پلائے اللہ تعالٰی اسے دوزخ سے سات کھائیاں دُور کردے ہر کھائی سے دوسری تک پانچسو برس کی راہ۔ (اسے طبرانی نے کبیر میں اور ابو الشیخ نے ثواب میں اور حاکم نے صحیح سند کے ساتھ اور بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۴۹: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان اللہ عزوجل یباھی ملٰئکتہ بالذین یطعمون الطعام من عبیدہ۔ رواہ ابو الشیخ[2] عن الحسن البصری مرسلاً۔

اللہ تعالٰی اپنے ان بندوں سے جو لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں اپنے فرشتوں کے ساتھ مباہات فرماتا ہے (کہ دیکھو فضیلت اسے کہتے ہیں) (اسے ابو الشیخ نے حسن بصری سے مرسلاً روایت کیا۔ ت)

حدیث ۵۰ و ۵۱: کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الخیر اسرع الی البیت الذی یوکل فیہ من الشفرۃ الی سنام البعیر۔ رواہ ابن ماجۃ[3] عن ابن عباس وابن ابی الدنیا عن

خیر و برکت اس گھر کی طرف جس میں لوگوں کو کھانا کھلایا جائے اس سے بھی زیادہ جلد پہنچتی ہے جتنی جلد چُھری کوہانِ شُتر کی طرف (کہ اونٹ ذبح کرکے سب سے پہلے اس کا کوہان تراشتے ہیں) (اسے

---

[1] الترغیب والترھیب الترغیب فی اطعام الطعام الخ حدیث ۱۴ مصطفی البابی مصر ۲/ ۶۵
مجمع الزوائد بحوالہ الطبرانی فی الکبیر باب فیمن اطعم مسلما او سقاہ دار الکتاب بیروت ۳/ ۱۳۰
المستدرک للحاکم کتاب الاطعمہ فضیلۃ اطعام الطعام دار الفکر بیروت ۴/ ۱۲۹
شعب الایمان حدیث ۳۳۶۸ دار الکتب العلمیہ بیروت ۳/ ۲۱۸

[2] الترغیب والترھیب بحوالہ ابی الشیخ فی الثواب مرسلاً مصطفی البابی مصر ۲/ ۶۸

[3] سنن ابن ماجہ ابواب الاطعمہ باب الضیافۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۲۴۸ و ۲۴۹
الترغیب والترھیب بحوالہ ابن ماجہ وابن ابی الدنیا مصطفی البابی مصر ۳/ ۳۴۲

انس رضی اللہ تعالٰی عنہم ۔

ابن ماجہ نے ابن عباس سے اور ابن ابی الدنیا نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہم سے روایت کیا۔ت)

حدیث ۵۲: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم،

الملائکۃ تصلی علی احدکم مادامت مائدتہ موضوعۃ۔ رواہ الاصبہانی عن ام المؤمنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالٰی عنہا۔

جب تک تم میں سے کسی کا دسترخوان بچھا ہے اتنی دیر فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ (اسے اصبہانی نے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کیا۔ت)

حدیث ۵۳: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم،

الضیف یاتی برزقہ ویرتحل بذنوب القوم یمحص عنہم ذنوبہم۔ رواہ ابوالشیخ عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

مہمان اپنا رزق لے کر آتا ہے اور کھلانے والوں کے گناہ لے کر جاتا ہے، ان کے گناہ مٹا دیتا ہے (اسے ابوالشیخ نے ابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

حدیث ۵۴: سیدنا امام حسن مجتبٰی صلی اللہ تعالٰی علی جدہ الکریم وعلیہ وبارک وسلم کی حدیث میں ہے:

لان اطعم اخالی فی اللہ لقمۃ احب الی من ان تصدق علی مسکین بدرھم ولان اعطی اخالی فی اللہ درھما احب الی من ان اتصدق علی مسکین بمائۃ درھم، رواہ ابوالشیخ فی الثواب عنہ عن جدہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

بے شک میرا اپنے کسی دینی بھائی کو ایک نوالہ کھلانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ مسکین کو ایک روپیہ دُوں، اور اپنے دینی بھائی کو ایک روپیہ دینا مجھے اس سے زیادہ پیارا ہے کہ مسکین پر سَو روپیہ خیرات کروں۔ (اسے ابوالشیخ نے ثواب میں امام حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ سے انھوں نے اپنے نانا جان صلی اللہ تعالٰی

۱؎ الترغیب والترہیب بحوالہ اصبہانی حدیث ۱۳ مصطفی البابی مصر ۳/ ۳۰۲

۲؎ کنزالعمال بحوالہ ابی الشیخ عن ابی الدرداء حدیث ۲۵۸۲۵ موسسۃ الرسالہ بیروت ۹/ ۲۴۲

۳؎ الترغیب والترہیب بحوالہ ابی الشیخ فی الثواب حدیث ۲۴ مصطفی البابی مصر ۲/ ۶۸

ولعل الاظهر[عہ] وقفہ کالذی یلیہ۔ علیہ وسلم سے روایت کیا اور ظاہراً یہ حدیث موقوف ہے بعد والی حدیث کی طرح۔ (ت)

حدیث ۵۵: سیدنا امیر المومنین مولی المسلمین علی مرتضٰی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الاسنی فرماتے ہیں:

لان اجمع نفرا من اخوانی علی صاع او صاعین من طعام احب الی من ادخل سوقکم فاشتری رقبۃ فاعتقہا[1]۔ رواہ منہ وقفا علیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

میں اپنے چند برادران دینی کو تین سیر چھ سیر کھانے پر اکٹھا کروں تو یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تمہارے بازار میں جاؤں اور ایک غلام خرید کر آزاد کردوں۔ اسے ابوالشیخ نے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے موقوفاً روایت کیا۔

حدیث ۵۶: کہ صحابہ رضی اللہ تعالٰی عنہم نے عرض کی یارسول اللہ! ہم کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے۔ فرمایا: اکٹھے ہوکر کھاتے ہو یا الگ الگ؟ عرض کی: الگ الگ۔ فرمایا:

اجتمعوا علی طعامکم واذکروا اسم اللہ یبارک لکم فیہ۔ رواہ ابوداؤد[2] وابن ماجۃ وحبان عن وحشی بن حرب رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

جمع ہوکر کھاؤ اور اللہ تعالٰی کا نام لو تمہارے لئے اسی میں برکت رکھی جائے گی (اسے ابوداؤد، ابن ماجہ اور حبان نے وحشی بن حرب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۵۷: فرماتے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

کلوا جمیعا ولا تفرقوا فان البرکۃ مع الجماعۃ۔ رواہ ابن ماجۃ[3] والعسکری

مل کر کھاؤ اور جدا نہ ہو کر برکت جماعت کے ساتھ ہے (اسے ابن ماجہ اور عسکری نے مواعظ

عہ اظہر یہ ہے کہ یہ حدیث آئندہ حدیث کی طرح حضرت حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ پر موقوف ہے یعنی انکا فرمان ہے ۱۲

---

[1] الترغیب والترہیب بحوالہ ابی الشیخ فی الثواب حدیث ۲۳ مصطفٰی البابی مصر ۲/۶۸

[2] سنن ابی داؤد کتاب الاطعمہ باب فی الاجتماع علی الطعام آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۱۷۲

سنن ابن ماجہ ابواب الطعام " " " " ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۲۴۴

[3] " " " " " " " " " " " "

[4] کنز العمال بحوالہ العسکری فی المواعظ حدیث ۴۰۷۲۳ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۵/۲۳۵

فی المواعظ عن امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ بسند حسن۔

میں امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالٰی سے بسند حسن روایت کیا۔ ت)

حدیث ۵۸: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

البرکۃ فی ثلثۃ فی الجماعۃ والثرید والسحور[1] رواہ الطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی الشعب عن سلمان رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

برکت تین چیزوں میں ہے مسلمانوں کے اجتماع اور طعامِ ثرید اور طعامِ سحری میں۔ (اسے طبرانی نے کبیر میں اور بیہقی نے شعب میں سلمان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۵۹: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

طعام الواحد یکفی الاثنین وطعام الاثنین یکفی الاربعۃ ویداللہ علی الجماعۃ۔[2] رواہ البزار عن سمرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

ایک آدمی کی خوراک دو کو کفایت کرتی ہے اور دو کی خوراک چار کو، اللہ تعالٰی کا ہاتھ جماعت پر ہے (اسے بزار نے سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۶۰: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان احب الطعام الی اللہ تعالٰی ماکثرت علیہ الایدی۔[3] رواہ ابویعلی والطبرانی وابوالشیخ عن جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

بے شک سب کھانوں میں زیادہ پیارا اللہ عزوجل کو وہ کھانا ہے جس پر بہت سے ہاتھ ہوں (یعنی جتنے آدمی مل کر کھائیں گے اتنا ہی اللہ تعالٰی کو زیادہ پسند ہوگا) (اسے ابویعلٰی اور طبرانی اور ابوالشیخ نے جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ جو مسلمان اس عمل میں نیک نیت پاک مال سے

---

[1] المعجم الکبیر عن سلمان حدیث ۶۱۲۷ المکتبۃ الفیصلیہ بیروت ۶/ ۱۵۱
شعب الایمان حدیث ۷۵۲۰ دار الکتب العلمیہ بیروت ۶/ ۶۸

[2] کشف الاستار عن زوائد البزار کتاب الاطعمہ باب الاجتماع علی الطعام موسسۃ الرسالہ بیروت ۳/ ۳۳۳

[3] الترغیب والترہیب بحوالہ ابی یعلٰی والطبرانی وابی الشیخ عن جابر مصطفی البابی مصر ۳/ ۱۳۴

شریک ہوں گے انھیں کرمِ الٰہی و انعام حضرت رسالت پناہی تعالےٰ ربہٗ و تکرم وصلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے **۲۵ فائدے ملنے کی امید ہے:**

(۱) باذنہٖ تعالےٰ بُری موت سے بچیں گے (حدیث ۱-۲-۳-۴-۵-۶-۱۹-۲۱-۲۲-۲۷-۲۸ گیارہ حدیثیں) ستّر دروازے بُری موت کے بند ہونگے۔ حدیث ۶۔

(۲) عمریں زیادہ ہوں گی۔ حدیث ۳-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۶-۲۸، نو حدیثیں۔

(۳) ان کی گنتی بڑھے گی۔ حدیث ۲۵ یہ تین فائدے خاص دفعِ وبا سے متعلق ہیں۔

(۴) رزق کی وسعت مال کی کثرت ہوگی۔ حدیث ۱۳-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۵، چھ حدیثیں۔ اس کی عادت سے کبھی محتاج نہ ہوں گے۔ حدیث ۲۵۔

(۵) خیر و برکت پائیں گے۔ حدیث ۵۰-۵۱-۵۶-۵۷-۵۸، پانچ حدیثیں، یہ دونوں فائدے دفعِ قحط سے متعلق ہیں۔

(۶) آفتیں بلائیں دُور ہوں گی۔ حدیث ۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۲۷، سات حدیثیں۔ بُری قضا ٹلے گی حدیث ۲۔ ستّر دروازے بُرائی کے بند ہونگے حدیث ۷۔ ستّر قسم کی بلا دُور ہوگی حدیث ۸۔

(۷) اُن کے شہر آباد ہوں گے۔ حدیث ۲۶۔

(۸) شکستہ حالی دُور ہوگی۔ حدیث ۱۳۔

(۹) خوف اندیشہ زائل اور اطمینان خاطر حاصل ہوگا۔ حدیث ۱۹۔

(۱۰) مددِ الٰہی شاملِ حال ہوگی۔ حدیث ۱۳-۵۹، دو حدیثیں۔

(۱۱) رحمتِ الٰہی اُن کے لئے واجب ہوگی۔ حدیث ۳۶۔

(۱۲) ملائکہ ان پر درود بھیجیں گے۔ حدیث ۵۲۔

(۱۳) رضائے الٰہی کے کام کریں گے۔ حدیث ۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۶۰، پانچ حدیثیں۔

(۱۴) غضبِ الٰہی ان پر سے زائل ہوگا۔ حدیث ۱۔

(۱۵) اُن کے گناہ بخشے جائیں گے۔ حدیث ۴-۵-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۲۹-۳۴-۴۷-۵۳، گیارہ حدیثیں۔ مغفرت ان کے لئے واجب ہوگی۔ حدیث ۲۹۔ اُن کے گناہوں کی آگ بجھ جائے گی۔ حدیث ۴-۵-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷، چھ حدیثیں۔ یہ دس فائدے دفعِ قحط و وبا ہر گونہ امراض و بلا و قضائے حاجات و برکات و سعادات کو مفید ہیں۔

(۱۶) خدمت اہل دین میں صدقہ سے بڑھ کر ثواب پائیں گے۔ حدیث ۵۴۔
(۱۷) غلام آزاد کرنے سے زیادہ اجر لیں گے۔ حدیث ۵۵۔
(۱۸) اُن کے بگڑے کام درست ہوں گے۔ حدیث ۲۔
(۱۹) آپس میں محبتیں بڑھیں گی جو ہر خیر خوبی کی منبع ہیں۔ حدیث ۲۲۔
(۲۰) تھوڑے صرف میں بہت کا پیٹ بھرے گا کہ تنہا کھاتے تو دُونا اٹھتا۔ حدیث ۵۹۔

وفیہ احادیث لم نذکرھا (اس بارے میں اور بھی احادیث ہیں جن کو ہم نے ذکر نہیں کیا۔ت)

۲۱ اللہ عزّوجل کے حضور درجے بلند ہوں گے۔ حدیث ۳۷ تا ۴۶، دس حدیثیں۔
۲۲ مولیٰ تبارک وتعالیٰ ملائکہ سے ان کے ساتھ مباہات فرمائے گا۔ حدیث ۴۹۔
۲۳ روزِ قیامت دوزخ سے امان میں رہیں گے۔ حدیث ۲۔ ۳۵۔ ۴۸، تین حدیثیں۔
آتشِ دوزخ اُن پر حرام ہوگی۔ حدیث ۳۵۔
۲۴ آخرت میں احسانِ الٰہی سے بہرہ مند ہوں گے کہ نہایت مقاصد وغایت مرادات ہے۔
حدیث ۲۷۔ ۲۸۔

۲۵ خدا نے چاہا تو اس مبارک گروہ میں ہوں گے جو حضور پُرنور سیّدِ عالم سرورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعلِ اقدس کے تصدق میں سب سے پہلے داخلِ جنت ہوگا۔ حدیث ۲۸۔

اللہ اکبر، غور کیجئے بحمد اللہ کیسا نسخہ جلیلہ، جمیلہ، جامعہ، کافیہ، شافیہ، صافیہ، وافیہ ہے کہ ایک مفرد دوا اور اس قدر منافع جانفزا، وفضل اللہ اوسع واکبر واطیب واکثر (اللہ کا فضل بہت وسیع، بہت بڑا، بہت پاکیزہ اور بہت زیادہ ہے۔ت) علماء تو بغرضِ حصول شفاء ودفعِ بلا، متفرق اشیاء جمع فرماتے ہیں کہ اپنی زوجہ کو اس کا مہر کل یا بعض دے وہ اس میں سے کچھ بطیبِ خاطر اسے ہبہ کردے ان داموں کا شہد و روغنِ زیتون خریدے بعض آیاتِ قرآنیہ خصوصاً سورۃ فاتحہ اور آیاتِ شفا رکابی میں لکھ کر آبِ باراں اور وہ نہ ملے تو آبِ دریا سے دھوئے، قدرے وہ روغن وشہد ملا کر پئے، بعونہٖ تعالیٰ ہر مرض سے شفا پائے کہ اس نے دو شفائیں قرآن وشہد، دو برکتیں باران وزیت، اور ہنیء مریء زرِ موہوب مہر، پانچ چیزیں جمع کیں،

لقولہ تعالیٰ تنزل من القرأن ماھو شفاء ورحمۃ للمؤمنین[1]۔ وقولہ تعالیٰ فیہ

یعنی ہم اتارتے ہیں قرآن سے وہ چیز کہ شفاء ورحمت ہے ایمان والوں کیلئے۔ شہد میں

---

[1] القرآن الکریم ۱۷/ ۸۲

شفاءٌ للناس[1]۔ وقوله تعالیٰ ونزلنا من السماء ماءً مبٰرکًا[2]۔ وقوله تعالیٰ شجرۃ مبارکۃ زیتونۃ[3]۔ وقوله تعالیٰ فان طبن لکم عن شیئ منه نفسًا فکلوه هنیئًا مریئًا[4]۔

شفا ہے لوگوں کے لئے۔ اور اتارا ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اور مبارک پیڑ زیتون کا۔ پھر اگر عورتیں اپنے جی کی خوشی کے ساتھ تمھیں مہر میں سے کچھ دے دیں تو اسے کھاؤ رچتا پچتا۔

ان مبارک ترکیبوں کی طرف حضرت امیر المؤمنین مولی المسلمین علی مرتضیٰ شیرِ خدا مشکلکشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی وحضرت سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہدایت فرمائی ابن ابی حاتم اپنی تفسیر میں بسندِ حسن حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے راوی کہ انھوں نے فرمایا:

اذا اشتکی احدکم فلیستوهب من امرأته من صداقها درهما فلیشتر به عسلا ثم یأخذ ماء السماء فیجمع هنیئا مریئا مبارکا[5]۔

جب تم میں کوئی بیمار ہو تو اسے چاہئے اپنی عورت سے اس کے مہر میں سے ایک درہم ہبہ کرلے اس کا شہد مول لے پھر آسمان کا پانی لے کہ رچتا پچتا برکت والا جمع کرے گا۔

ایک بار فرمایا:

اذا اراد احدکم الشفاء فلیکتب اٰیة من کتاب الله فی صحفة ولیغسلها بماء السماء ولیاخذ من امرأته درهما عن طیب نفس منها فلیشتر به عسلا فلیشربه فانه شفاء۔ ذکره الامام القسطلانی فی المواهب[6] اللدنیة۔

جب تم میں سے کوئی شخص شفا چاہے تو قرآن عظیم کی کوئی آیت رکابی میں لکھے اور آبِ باراں سے دھوئے اور اپنی عورت سے ایک درہم اس کی خوشی سے لے اس کا شہد خرید کر پئے کہ بیشک شفا ہے۔ (امام قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں اسے ذکر کیا ہے۔ ت)

علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں:

مرض عوف بن مالك الاشجعی الصحابی

عوف بن مالک اشجعی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

---

[1] القرآن الکریم ۱۶/ ۶۹
[2] القرآن الکریم ۵۰/ ۹
[3] 〃 〃 ۲۴/ ۳۵
[4] 〃 〃 ۴/ ۴
[5] تفسیر القرآن العظیم لابن ابی حاتم تحت آیۃ فکلوا ھنیئا مریئا مکتبہ نزار مصطفی البازمکۃ المکرمۃ ۳/ ۸۶۲
المواہب اللدنیہ بحوالہ ابن ابی حاتم فی التفسیر المقصد الثامن، الفصل الاول، النوع الثانی، المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۴۷۹
[6] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ۳/ ۴۷۹

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال ائتونی بماء فان اللہ تعالیٰ یقول ونزلنا من السماء ماء مبارکا، ثم قال ائتونی بعسل وتلا الآیۃ فیہ شفاء للناس، ثم قال ائتونی بزیت وتلا من شجرۃ مبٰرکۃ فخلط ذٰلک بعضہ ببعض وشربہ فشفاء[1]

علیل ہوئے، فرمایا پانی لاؤ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے اتارا آسمان سے برکت والا پانی۔ پھر فرمایا: شہد لاؤ۔ اور آیت پڑھی کہ اس میں شفا ہے لوگوں کے لئے۔ پھر فرمایا، روغن زیتون لاؤ، اور آیت پڑھی کہ برکت والے پیڑ سے، پھر ان سب کو ملا کر نوش فرمایا شفاء پائی۔

توجب متفرقات کا جمع کرنا جائز و نافع ہے تو یہ تو ایک ہی دوا سب خوبیوں کی جامع ہے اس کی کامل نظیر نسخہ امام اجل حضرت سیدنا عبد اللہ بن مبارک شاگرد رشید حضرت امام الائمہ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما و نسخہ جلیلہ رویائے حضور پرنور سید المرسلین رحمۃ للعالمین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے، علی بن حسین بن شقیق کہتے ہیں میرے سامنے ایک شخص نے امام عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی: اے عبد الرحمٰن! سات برس سے میرے ایک زانو میں پھوڑا ہے قسم قسم کے علاج کئے طبیبوں سے رجوع کی کچھ نفع نہ ہوا۔ فرمایا:

اذھب فانظر موضعا یحتاج الناس الی الماء فاحفر ھناک بئرا فانی ارجوان تنبع لک ھناک عین ویمسک عنک الدم، ففعل الرجل فبرأ۔ رواہ الامام البیھقی[2] عن علی قال سمعت ابن المبارک وسئلہ الرجل فذکرہ۔

جا ایسی جگہ دیکھ جہاں لوگوں کو پانی کی حاجت ہو وہاں ایک کنواں کھود، اور (براہِ کرامت یہ بھی) ارشاد فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ وہاں تیرے لئے ایک چشمہ نکلے گا اور تیرا یہ خون بہنا تھم جائے گا۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا اور اچھا ہوگیا (اسے امام بیہقی نے علی سے روایت کیا فرمایا میں نے ابن مبارک سے سنا ان سے ایک شخص نے سوال کیا تو انھوں نے اس حدیث کو ذکر کیا۔ (ت)

امام بیہقی فرماتے ہیں اسی قبیل سے ہمارے استاد ابو عبد اللہ حاکم (صاحب مستدرک) کی حکایت ہے کہ ان کے منہ پر پھوڑے نکلے طرح طرح کے علاج کئے، نہ گئے، قریب ایک سال کے اسی حال میں گزرا انھوں نے ایک جمعہ کو امام استاذ ابو عثمان صابونی رحمۃ اللہ علیہ سے ان کی مجلس میں

---

[1] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ المقصد الثامن الفصل الاول دار المعرفۃ بیروت ۷/ ۱۲۳

[2] شعب الایمان حدیث ۳۳۸۱ دار الکتب العلمیہ بیروت ۳/ ۲۲۱

دُعا کی درخواست کی، امام نے دُعا فرمائی اور حاضرین نے بکثرت آمین کہی، دوسرا جمعہ ہوا کسی بی بی نے ایک رقعہ مجلس میں ڈال دیا اس میں لکھا تھا کہ میں اپنے گھر پلٹ کر گئی اور شب کو ابو عبداللہ حاکم کے لئے دُعا میں کوشش کی میں خواب میں جمال جہاں آرائے حضور رحمت عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہُوئی گویا مجھے ارشاد فرماتے ہیں: قولی لابی عبداللہ یوسع الماء علی المسلمین ابو عبداللہ سے کہہ مسلمانوں پر پانی کی وسعت کرے۔ امام بیہقی فرماتے ہیں میں وہ رقعہ اپنے استاد حاکم کے پاس لے گیا انھوں نے اپنے دروازے پر ایک سقایہ بنانے کا حکم دیا، جب بن چکا اس میں پانی بھروادیا اور برف ڈالی اور لوگوں نے پینا شروع کیا ایک ہفتہ نہ گزرا تھا کہ شفاء ظاہر ہوئی پھوڑے جاتے رہے چہرہ اس اچھے سے اچھے حال پر ہوگیا جیسا کبھی نہ تھا، اس کے بعد برسوں زندہ رہے[1]۔

بالجملہ مسلمانوں کو چاہئے اس پاک مبارک عمل میں چند باتوں کا لحاظ واجب جانیں کہ ان منافع جلیلہ دُنیا و آخرت سے بہرہ مند ہوں:

(۱) تصحیح نیت کہ آدمی کی جیسی نیت ہوتی ہے ویسا ہی پھل پاتا ہے، نیک کام کیا اور نیت بُری تو وہ کچھ کام کا نہیں انما الاعمال بالنیات[2] (اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ ت) تو لازم کہ ریا یا ناموری وغیرہ اغراض فاسدہ کو اصلاً دخل نہ دیں ورنہ نفع درکنار نقصان کے سزاوار ہونگے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

(۲) صرف اپنے سر سے بلا ٹلنے کی نیت نہ کریں کہ جس نیک کام میں چند طرح کے اچھے مقاصد ہوں اور آدمی ان میں ایک ہی کی نیت کرے تو اسی لائق ثمرہ کا مستحق ہوگا انما لکل امرئ ما نوی[3] (ہر شخص کو وہی حاصل ہوگا جس کی وہ نیت کرے۔ ت) جب کام کچھ بڑھتا نہیں صرف نیت کر لینے میں ایک نیک کام کے دس ہوجاتے ہیں تو ایک ہی نیت کرنا کیسی حماقت اور بلاوجہ اپنا نقصان ہے۔ ہم اوپر اشارہ کرچکے ہیں کہ اس عمل میں کتنی نیکیوں کی نیت ہوسکتی ہے ان سب کا قصد کریں کہ سب کے منافع پائیں بلکہ حقیقتاً اس عمل سے بلا ٹلنا بھی انہی نیتوں کا پھل ہے جیسا کہ ہم نے احادیث سے روشن کردیا تو بغیر ان نیتوں اعنی صدقہ فقرا و خدمتِ صلحا و صلۂ رحم و احسانِ جار

---

[1] شعب الایمان تحت حدیث ۳۳۸۱ دار الکتب العلمیہ بیروت ۳/ ۲۲۲

[2] و [3] صحیح البخاری باب کیف کان بدؤ الوحی قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۲

وغیرہ مذکورات کے بلا ٹلنے کی خالی نیت پوست بے مغز ہے۔

(۳) اپنے مالوں کی پاکی میں حد درجہ کی کوشش بجا لائیں کہ اس کام میں پاک ہی مال لگایا جائے اللہ عزوجل پاک ہے پاک ہی کو قبول فرماتا ہے۔

الشیخان والنسائی والترمذی وابن ماجۃ وابن خزیمۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لا یقبل اللہ الا الطیب[1] ھو قطعۃ حدیث وفی الباب عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما۔

شیخین، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ اور ابن خزیمہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت فرمایا رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالٰی قبول نہیں کرتا مگر پاک کو۔ یہ حدیث کا ایک ٹکڑا ہے اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ (ت)

ناپاک مال والوں کو یہ رونا کیا تھوڑا ہے کہ ان کا صدقہ خیرات، فاتحہ، نیاز کچھ قبول نہیں، والعیاذ باللہ تعالٰی۔

(۴) زنہار زنہار ایسا نہ کریں کہ کھاتے پیتوں کو بلائیں محتاجوں کو چھوڑیں کہ زیادہ مستحق وہی ہیں اور انھیں اس کی حاجت ہے تو ان کا چھوڑنا انھیں ایذا دینا اور دل دکھانا ہے، مسلمانوں کی دل شکنی معاذ اللہ وہ بلائے عظیم ہے کہ سارے عمل کو خاک کردے گی، ایسے کھانے کو حضور اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے سب سے بدتر کھانا فرمایا کہ پیٹ بھرے بلائے جائیں جنھیں پرواہ نہیں اور بھوکے چھوڑ دئے جائیں جو آنا چاہتے ہیں۔

مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم شر الطعام طعام الولیمۃ یمنعھا من یاتیھا ویدعٰی الیھا من یاباھا[2] وللطبرانی فی الکبیر

مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: بدترین کھانا اُس دعوتِ ولیمہ کا کھانا ہے کہ جو اس میں آنا چاہتا ہے اسے روک دیا جاتا ہے اور جو نہیں آنا چاہتا اسے بلایا جاتا ہے۔

---

[1] صحیح البخاری کتاب الزکوٰۃ ۱/ ۱۸۹ صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ ۱/ ۳۲۶
جامع الترمذی " ۱/ ۸۴ سنن ابن ماجہ " ص ۱۳۳
[2] صحیح مسلم کتاب النکاح باب الامر باجابۃ الداعی الی دعوۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴۶۳

10/10 والدیلمی فی مسند الفردوس بسند حسن عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بلفظ یدعی الیہ الشبعان ویحبس عنہ الجائع[1] وفی الباب غیرھما۔

طبرانی نے کبیر میں اور دیلمی نے مسند الفردوس میں سندِ حسن کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کے واسطہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشادِ گرامی اس لفظ سے نقل کیا کہ سیر شدہ کو دعوت دی جائے اور بھوکے کو روکا جائے، اس باب میں دوسروں نے بھی احادیث روایت کی ہیں (ت)

(۵) فقراء کہ آئیں کہ اُن کی مدارات وخاطرداری میں سعی جمیل کریں، اپنا احسان ان پر نہ رکھیں بلکہ آنے میں اُن کا احسان اپنے اوپر جانیں کہ وُہ اپنا رزق کھاتے اور تمہارے گناہ مٹاتے ہیں، اٹھانے بٹھانے بُلانے کھلانے کسی بات میں برتاوا ایسا نہ کریں جس سے ان کا دل دُکھے کہ احسان رکھنے ایذا دینے سے صدقہ بالکل اکارت جاتا ہے۔ قال اللہ تعالٰی:

الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ ثم لایتبعون ما انفقوا منا ولا اذی لھم اجرھم عند ربھم ولاخوف علیھم ولاھم یحزنون ○ قول معروف ومغفرۃ خیر من صدقۃ یتبعھا اذی واللہ غنی حلیم ○ یایھا الذین اٰمنوا لاتبطلوا صدقٰتکم بالمن والاذی کالذی ینفق مالہ رئاء الناس[2] الاٰیۃ۔

جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنے مال خدا کی راہ میں پھر اپنے دئے کے پیچھے نہ احسان رکھیں نہ دل دکھانا اُن کے لئے ان کا ثواب ہے اپنے رب کے پاس، نہ اُن پر خوف اور نہ وہ غم کھائیں، اچھی بات (کہ ہاتھ نہ پہنچا تو میٹھی زبان سے سائل کو پھیر دیا) اور درگزر (کہ فقیر نے ناحق ہٹ یا کوئی بے جا حرکت کی تو اس پر خیال نہ کیا اسے دُکھ نہ دیا) یہ اس خیرات سے بہتر ہے جس کے پیچھے دل ستانا ہو اور اللہ بے پرواہ ہے (کہ تمہارے صدقہ وخیرات کی پرواہ نہیں رکھتا، احسان کس پر کرتے ہو) حلم والا ہے (کہ تمہیں بے شمار نعمتیں دے کر تمہاری سخت سخت نافرمانیوں سے درگزر فرماتا ہے تم ایک نوالہ محتاج کو دے کر وجہ بے وجہ اسے ایذا دیتے ہو) اے ایمان والو! اپنی خیرات اکارت نہ کرو احسان رکھنے اور

---

[1] المعجم الکبیر حدیث ۱۲۷۵۴ المکتبۃ الفیصلیہ بیروت ۱۲/۱۵۹
الفردوس بماثور الخطاب حدیث ۳۶۶۱ دارالکتب العلمیہ بیروت ۲/۳۷۲
[2] القرآن الکریم ۲/۲۶۲ تا ۲۶۴

دل ستانے سے اس کی طرح جو مال خرچ کرتا ہے لوگوں کے دکھاوے کو ذکہ اس کا صدقہ سرے سے اکارت ہے والعیاذ باللہ رب العالمین)

ان سب باتوں کے لحاظ کے ساتھ اس عمل کو ایک ہی بار نہ کریں بار بار بجا لائیں کہ جتنی کثرت ہوگی اتنی ہی فقراء و غربا کی منفعت ہوگی اتنی اپنے لئے دینی و دُنیوی و جسمی و جانی رحمت و برکت و نعمت و سعادت ہوگی خصوصاً ایامِ قحط میں تو جب تک عیاذاً باللہ قحط رہے روزانہ ایسا ہی کرنا مناسب کہ اس میں نہایت سہل طور پر غربار و مساکین کی خبرگیری ہو جائے گی اپنے کھانے میں اُن کا کھانا بھی نکل جائے گا دیتے ہوئے نفس کو معلوم بھی نہ ہوگا ، اور جماعت کی وجہ سے سَو کا کھانا دو سَو کو کفایت کرے گا۔ قحط عام الرمادمیں حضرت سیدنا امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کا قصد ظاہر فرمایا ، وباللہ التوفیق وہدایۃ الطریق ۔

الحمدُللہ کہ یہ متفرد جواب نفیس ولاجواب عشرہ اوسط ماہِ فاخر ربیع الآخر کے تین جلسوں میں تسویداً و تبییضاً تمام اور بلحاظِ تاریخ ۱۲ رادالقحط والوباء بدعوۃ الجیران ومواساۃ الفقراء ۱۳ نام ہوا۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین محمد و اٰلہ وصحبہ اجمعین واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

رسالہ

رادالقحط والوباء بدعوۃ الجیران ومواساۃ الفقراء

ختم ہوا

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کے صدقۂ نفلی کے رد کے متعلق نادر تحقیقِ حقیق

تصنیف لطیف:۔

اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

رسالہ

اعزّ الاکتناہ فی ردّ صدقۃ مانع الزّکٰوۃ ۱۳۰۹ھ

(زکٰوۃ ادانہ کرنے والے کے صدقۂ نفلی کے رَد کے متعلق نادر تحقیقِ حقیق)

مسئلہ ۲ از پیلی بھیت مرسلہ عبدالرزاق خاں ذیقعدۃ الحرام ۱۳۰۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص اپنے روپیہ کی زکٰوۃ تو نہیں دیتا ہے مگر روپیہ مصرفِ خیر میں صرف کرتا ہے یعنی ہر روز فقراء کو زرِ نقد وغلہ تقسیم کرتا ہے، اور ایک مسجد بنوائی ہے، اور ایک گاؤں اس روپیہ سے خرید کر واسطے خیرات کے ہبہ کردیا ہے اور تاحیات خود زرِ توفیر اس کا صرف کرتا رہے مصرفِ خیر میں۔ اب ایک اور شخص یہ کہتا ہے کہ جس روپیہ کی زکٰوۃ نہیں دی گئی ہے، اس روپیہ سے کسی قسم کی خیرات جائز نہیں ہے، ہر روز کی خیرات اور بنوانا مسجد کا اور گاؤں کا ہبہ کرنا سب اکارت ہے۔ فلہذا فتوٰی طلب کیا جاتا ہے کہ جس روپیہ کی زکٰوۃ نہیں دی گئی ہے اس روپیہ کو مصرفِ خیر میں صرف کرنا جیسا کہ بالا مذکور ہے درست ہے یا نہیں؟ اور اگر درست نہیں ہے تو اس موضع کو ہبہ سے واپس لے کر دوبارہ اس قصد سے ہبہ کرے کہ اس موضع کی توفیر ہو جو ہر سال وصول ہوا کرے گی بالعوض اس زرِ زکٰوۃ کے جو اس کے ذمہ زمانہ ماضیہ کی دین ہے صرف ہُوا کرے۔ بیّنوا توجروا

المکلّف: عبدالرزاق خاں ولد نتھو خاں کھنڈ ساری ساکن پیلی بھیت محلہ اشرف خاں

الجواب

زکوٰۃ اعظم فروضِ دین و اہم ارکانِ اسلام سے ہے، ولہذا قرآن عظیم میں بتیس۳۲ جگہ نماز کے ساتھ اس کا ذکر فرمایا اور طرح طرح سے بندوں کو اس فرضِ اہم کی طرف بُلایا، صاف فرمادیا کہ زنہار نہ سمجھنا کہ زکوٰۃ دی تو مال میں سے اتنا کم ہوگیا، بلکہ اس سے مال بڑھتا ہے۔

یمحق اللہ الربٰو ویربی الصدقات[1] — اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو (ت)

بعض درختوں میں کچھ اجزائے فاسدہ اس قسم کے پیدا ہوجاتے ہیں کہ پیڑ کی اُٹھان کو روک دیتے ہیں، احمق نادان انھیں نہ تراشے گا کہ میرے پیڑ سے اتنا کم ہوجائے گا، پر عاقل ہوشمند تو جانتا ہے کہ ان کے چھانٹنے سے یہ تو نہال لہلہا کر درخت بنے گا ورنہ یُوں ہی مرجھا کر رہ جائے گا، یہی حساب زکوٰتی مال کا ہے۔

حدیث۱ میں حضور پُرنور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ماخالطت الصدقۃ او مال الزکوٰۃ مالا الا افسدتہ[2] رواہ البزار والبیہقی عن ام المؤمنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالٰی عنہا۔

زکوٰۃ کا مال جس میں ملا ہوگا اسے تباہ وبرباد کردے گا۔ اسے بزار اور بیہقی نے ام المومنین الصدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کیا۔

دوسری۲ حدیث میں ہے حضور والا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ماتلف مال فی بر ولا بحر الا بحبس الزکوٰۃ[3]۔ اخرجہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ عن امیر المومنین عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالٰی عنہما۔

خشکی وتری میں جو مال تلف ہوا ہے وہ زکوٰۃ نہ دینے ہی سے تلف ہوا ہے۔ اسے طبرانی نے اوسط میں ابوہریرہ سے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا۔

تیسری۳ حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من ادی زکوٰۃ مالہ فقد اذھب اللہ شرہ[4]۔ اخرجہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ والطبرانی

جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی بیشک اللہ تعالٰی نے اس مال کا شر اس سے دُور کردیا۔ اسے ابن خزیمہ

---

[1] القرآن ۲/۲۷۶
[2] شعب الایمان للبیہقی حدیث ۳۵۲۲ فصل الاستعفاف عن المسألۃ دارالکتب العلمیہ بیروت ۳/۲۷۳
[3] مجمع الزوائد بحوالہ معجم اوسط باب فرض الزکوٰۃ دارالکتاب العربی بیروت ۳/۶۳
[4] صحیح ابن خزیمۃ حدیث ۲۲۵۸ المکتب الاسلامی بیروت ۴/۱۳

فی الاوسط والحاکم فی المستدرك عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما۔

نے اپنی صحیح میں، طبرانی نے معجم اوسط میں اور حاکم نے مستدرک میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا ہے۔

چوتھی حدیث میں ہے حضور اقدس صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ فرماتے ہیں:

حصنوا اموالکم بالزکوٰۃ وداووا مرضاکم بالصدقۃ[1] رواہ ابوداؤد فی مراسیلہ عن الحسن والطبرانی والبیہقی وغیرھما من جماعۃ من الصحابۃ رضی اللہ تعالٰی عنھم۔

اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کرلو زکوٰۃ دے کر، اور اپنے بیماروں کا علاج کرو خیرات سے۔ اسے ابوداؤد نے اپنی مراسیل میں امام حسن بصری سے اور طبرانی و بیہقی اور دیگر محدثین نے صحابہ کی ایک جماعت سے نقل کیا ہے رضی اللہ تعالٰی عنہم۔

اے عزیز! ایک بے عقل گنوار کو دیکھ کہ تخم گندم اگر پاس نہیں ہوتا بہزار دقت قرض دام سے حاصل کرتا اور اسے زمین میں ڈال دیتا ہے۔ اس وقت تو وہ اپنے ہاتھوں سے خاک میں ملا دیا مگر امید لگی ہے کہ خدا چاہے تو یہ کھونا بہت کچھ پانا ہوجائے گا۔ تجھے اس گنوار کے برابر بھی عقل نہیں، یا جس قدر ظاہری اسباب پر بھروسہ ہے اپنے مالک جل وعلا کے ارشاد پر اتنا اطمینان بھی نہیں کہ اپنے مال بڑھانے اور ایک ایک دانہ ایک ایک پیڑ بنانے کو زکوٰۃ کا بیج نہیں ڈالتا۔ وہ فرماتا ہے، زکوٰۃ دو تمہارا مال بڑھے گا۔ اگر دل میں اس فرمان پر یقین نہیں جب تو کھلا کفر ہے، ورنہ تجھ سے بڑھ کر احمق کون کہ اپنے یقینی نفع دین ودنیا کی ایسی بھاری تجارت چھوڑ کر دونوں جہانوں کا زیان مول لیتا ہے۔

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان تمام اسلامکم ان تؤدوا زکوٰۃ اموالکم[2]۔ رواہ البزار عن علقمۃ۔

تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔ اسے بزار نے حضرت علقمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔

حدیث: حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من کان یؤمن باللہ ورسولہ فلیؤد زکوٰۃ

جو اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان لاتا ہو اسے لازم

---

[1] کتاب المراسیل باب الصائم یصیب اہلہ (۲۰) مکتبہ علمیہ لاہور ص ۶۲

[2] کشف الاستار عن زوائد البزار باب وجوب الزکوٰۃ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱/۴۱۶

مالہ[1]۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما۔

ہے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے۔ اسے طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا ہے۔

حدیث[2]: حضور پُرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: جس کے پاس سونا یا چاندی ہو اور اس کی زکوٰۃ نہ دے قیامت کے دن اس زروسیم کی تختیاں بنا کر جہنم کی آگ میں تپائیں گے پھران سے اس شخص کی پیشانی اور کروٹ اور پیٹھ پر داغ دیں گے، جب وُہ تختیاں ٹھنڈی ہوجائیں گی پھر انھیں تپا کر داغیں گے قیامت کے دن کہ پچاس ہزار برس کا ہے، یونہی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب ہوچکے۔ اخرجہ الشیخان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ (بخاری ومسلم نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔ت)

مولٰی تعالٰی فرماتا ہے:

والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم ٥ یوم یحمٰی علیھا فی نار جھنم فتکوٰی بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھذا ماکنزتم لانفسکم فذوقوا ماکنتم تکنزون٥[3]

اور جو لوگ جوڑتے ہیں سونا چاندی اور اسے خدا کی راہ میں نہیں اٹھاتے یعنی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے انھیں بشارت دے دُکھ کی مار کی جس دن تپایا جائے گا وہ سونا چاندی جہنم کی آگ سے، پس داغی جائیں گی اس سے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں، یہ ہے جو تم نے اپنے لیے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزا اس جوڑنے کا۔

پھر اس داغ دینے کو بھی نہ سمجھئے کہ کوئی چھکا لگا دیا جائے گا یا پیشانی وپشت وپہلو کی چربی نکل کر بس ہوگی بلکہ اس کا حال بھی حدیث سے سُن لیجئے:

حدیث[4]: سیدنا ابُوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ان کے سرپستان پر وُہ جہنم کا گرم پتھر رکھیں گے کہ سینہ توڑ کر شانہ سے نکل جائے گا اور شانہ کی ہڈی پر رکھیں گے کہ ہڈیاں توڑتا سینہ سے نکلے گا۔ اخرجہ الشیخان

---

[1] المعجم الکبیر حدیث ۱۳۵۶۱ عن عبداللہ ابن عمر مکتبہ فیصلیہ بیروت ۱۲/۴۲۴

[2] صحیح مسلم باب اثم مانع الزکوٰۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۳۱۸

[3] القرآن ۹/۳۴

[4] صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب ما ادی زکوٰتہ فلیس بکنز قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۸۹

عن الاحنف بن قیس (اسے امام بخاری ومسلم نے حضرت احنف بن قیس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔ ت) اور فرمایا: میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا اور گُدی توڑ کر پیشانی سے[1]۔ رواہ مسلم (اسے امام مسلم نے روایت کیا۔ ت)

اور اس کے ساتھ اور بھی ایک کیفیت سُن رکھئے:

حدیث ۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: کوئی روپیہ دوسرے روپے پر نہ رکھا جائے نہ کوئی اشرفی دوسری اشرفی سے چُھو جائے گی بلکہ زکوٰۃ دینے والے کا جسم اتنا بڑھا دیا جائے گا کہ لاکھوں کروڑوں جوڑے ہوں تو ہر روپیہ جُدا داغ دے گا[2]۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر (اسے طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کیا ہے۔ ت)

اے عزیز! کیا خدا اور رسول کے فرمان کو یونہی ہنسی ٹھٹھا سمجھتا ہے یا پچاس ہزار برس کی مدت میں یہ جانکاہ مصیبتیں جھیلنی سہل جانتا ہے، ذرا یہیں کی آگ میں ایک آدھ روپیہ گرم کر کے بدن پر رکھ دیکھ، پھر کہاں یہ خفیف گرمی کہاں وہ قہر آگ، کہاں یہ ایک ہی روپیہ کہاں وُہ ساری عمر کا جوڑا ہوا مال، کہاں یہ منٹ بھر کی دیر کہاں وہ ہزار دن برس کی آفت، کہاں یہ ہلکا سا چہکا کہاں وُہ ہڈیاں توڑ کر پار ہونے والا غضب۔ اللہ تعالٰی مسلمان کو ہدایت بخشے، آمین!

حدیث ۶: مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دے گا وہ مال روزِ قیامت گنجے اژدہے کی شکل بنے گا اور اس کے گلے میں طوق ہو کر پڑے گا۔ پھر سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کتاب اللہ سے اس کی تصدیق پڑھی کہ رب عزوجل فرماتا ہے:

سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیامۃ[3]۔ جس چیز میں بخل کر رہے ہیں قریب ہے کہ طوق بنا کر ان کے گلے میں ڈالی جائے قیامت کے دن۔

رواہ ابن ماجۃ والنسائی وابن خزیمۃ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ[4]۔ اسے ابن ماجہ، نسائی اور ابن خزیمہ نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے (ت)

حدیث ۷: فرماتے ہیں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: وُہ اژدہا منہ کھول کر اس کے پیچھے دوڑے گا، یہ بھاگے گا، اس سے فرمایا جائے گا: لے اپنا وُہ خزانہ کہ چھپا کر رکھا تھا کہ میں اس سے غنی ہُوں۔ جب دیکھے گا کہ

---

[1] صحیح مسلم — باب اثم مانع الزکوٰۃ — نور محمد اصح المطابع کراچی — ۱/۳۲۱

[2] مجمع الزوائد بحوالہ المعجم الکبیر — باب فرض الزکوٰۃ — دار الکتاب العربی بیروت — ۳/۶۵

[3] القرآن ۳/۱۸۰

[4] سنن النسائی — باب التغلیظ فی حبس الزکوٰۃ — مکتبہ سلفیہ لاہور — ۱/۲۷۲

اس اژدہا سے کہیں مفر نہیں، ناچار اپنا ہاتھ اس کے مُنہ میں دے دے گا وُہ ایسا چبائے گا جیسے نر اونٹ چباتا ہے[1] رواہ مسلم عن جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ (اسے مسلم نے حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔ ت)

حدیث ۸: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: جب وُہ اژدہا اس پر دوڑے گا یہ پُوچھے گا تُو کون ہے؟ کہے گا میں تیرا وُہ بے زکوٰتی مال ہُوں جو چھوڑ مرا تھا جب یہ دیکھے گا کہ وُہ پیچھا کیے ہی جا رہا ہے ہاتھ اس کے منہ میں دے دے گا وہ چبائے گا، پھر اس کا سارا بدن چبا ڈالے گا[2] اخرجه البزار والطبرانی وابنا خزیمة وحبان عن ثوبان رضی اللہ تعالٰی عنہ (اسے بزار، طبرانی، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے حضرت ثوبان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۹: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: وُہ اژدہا اُس کا منہ اپنے پھن میں لے کر کہے گا: میں تیرا مال ہُوں میں تیرا خزانہ ہُوں[3] رواہ البخاری والنسائی عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالٰی عنہ (اسے بخاری اور نسائی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔ ت)

حدیث ۱۰: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم: فقیر ہرگز ننگے بھُوکے ہونے کی تکلیف نہ اُٹھائیں گے مگر اغنیاء کے ہاتھوں، سُن لو ایسے تونگروں سے اللہ تعالٰی سخت حساب لے گا اور انھیں دردناک عذاب دے گا[4]۔ رواہ الطبرانی عن امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالٰی وجهه (اسے طبرانی نے امیرالمومنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۱۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: زکوٰۃ نہ دینے والا ملعون ہے زبانِ پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر[5]۔ رواہ ابن خزیمة واحمد وابویعلٰی وابن حبان (اسے

---

[1] صحیح مسلم — باب اثم مانع الزکوٰۃ — نور محمد اصح المطابع کراچی — ۱/۳۲۱

[2] کشف الاستار عن زوائد البزار — باب فیمن منع الزکوٰۃ — موسسۃ الرسالہ بیروت — ۱/۴۱۸
المعجم الکبیر — مروی از ثوبان رضی اللہ عنہ حدیث ۱۴۰۸ — مکتبہ فیصلیہ بیروت — ۲/۹۱

[3] صحیح البخاری — باب اثم مانع الزکوٰۃ — قدیمی کتب خانہ کراچی — ۱/۱۸۸

[4] مجمع الزوائد بحوالہ معجم اوسط — باب فرض الزکوٰۃ — دارالکتاب العربی بیروت — ۳/۶۲

[5] صحیح ابن خزیمہ — باب ذکر لعن لاوی الصدقۃ — المکتب الاسلامی بیروت — ۴/۹
کنز العمال بحوالہ ن عن ابن مسعود حدیث ۹۷۵۰ — موسسۃ الرسالۃ بیروت — ۴/۱۰۴

ابن خزیمہ، احمد، ابویعلیٰ اور ابن حبان نے روایت کیا۔ ت)

حدیث[12]: مولا علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے سُود کھانے والے اور کھلانے والے اور اس پر گواہی کرنے والے اور اس کا کاغذ لکھنے والے، زکوٰۃ نہ دینے والے ان سب کو قیامت کے دن ملعون بتایا۔[1] رواہ الاصبہانی (اسے اصبہانی نے روایت کیا۔ ت)

حدیث[13] کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، قیامت کے دن تونگروں کے لیے محتاجوں کے ہاتھ سے خرابی ہے۔ محتاج عرض کریں گے اے رب ہمارے! انھوں نے ہمارے وُہ حقوق جو تُو نے ہمارے لیے ان پر فرض کیے تھے ظلماً نہ دیے اللہ عزوجل فرمائے گا، مجھے قسم ہے اپنے عزّت وجلال کی کہ تمھیں اپنا قُرب عطا کروں گا اور انھیں دُور رکھوں گا۔[2] رواہ الطبرانی وابو الشیخ عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ (اسے طبرانی اور ابو الشیخ نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث[14] کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کچھ لوگ دیکھے جن کے آگے پیچھے غرق لنگوٹیوں کی طرح کچھ چیتھڑے تھے اور جہنم کی گرم آگ پتھر اور تھوہر اور سخت کڑوی جلتی بدبو گھانس چوپایوں کی طرح چرتے پھرتے تھے۔ جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پُوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ زکوٰۃ نہ دینے والے ہیں اور اللہ تعالٰی نے ان پر ظلم نہیں کیا اللہ تعالٰی بندوں پر ظلم نہیں فرماتا۔[3] رواہ البزار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ (اسے بزار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث[15]: دو عورتیں خدمتِ والا میں سونے کے کنگن پہنے حاضر ہُوئیں حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی زکوٰۃ دوگی؟ عرض کی: نہ۔ فرمایا: کیا چاہتی ہو کہ اللہ تعالٰی تمھیں آگ کے کنگن پہنائے؟ عرض کی: نہ۔ فرمایا: زکوٰۃ دو۔[4] رواہ الترمذی والدارقطنی واحمد وابوداؤد والنسائی عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما (اسے ترمذی، دارقطنی، احمد، ابوداؤد اور نسائی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا۔ ت)

حدیث[16]: ایک بی بی چاندی کے چھلّے پہنے تھیں، فرمایا: ان کی زکوٰۃ دوگی؟ انھوں نے کچھ انکار سا کیا۔

---

[1] کنز العمال بحوالہ ھب عن علی حدیث ۹۷۸۳ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۴/ ۱۰۹

[2] مجمع الزوائد بحوالہ المعجم الاوسط باب فرض الزکوٰۃ دار الکتاب العربی بیروت ۳/ ۶۲

[3] کشف الاستار عن زوائد البزار باب منہ فی الاسراء حدیث ۵۵ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱/ ۳۸

[4] جامع الترمذی باب ماجاء فی زکوٰۃ الحلی آفتاب عالم پریس لاہور ۱/ ۸۱

فرمایا: تو یہی تجھے جہنم میں لے جانے کو بہت ہے[۱]۔ رواہ ابوداود والدارقطنی عن ام المؤمنین رضی اللہ تعالٰی عنہا (اسے ابوداؤد اور دارقطنی نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۱۰: کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: زکوٰۃ نہ دینے والا قیامت کے دن دوزخ میں ہوگا[۲]۔ رواہ الطبرانی عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ (اسے طبرانی نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۱۱: فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم: دوزخ میں سب سے پہلے تین شخص جائیں گے، ان میں ایک وہ تونگر کہ اپنے مال میں عزوجل کا حق ادا نہیں کرتا[۳]۔ رواہ ابن خزیمۃ وابن حبان فی صحیحھما عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ (اسے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کیا۔ ت)

غرض زکوٰۃ نہ دینے کی جانکاہ آفتیں وہ نہیں جن کی تاب آسکے، نہ دینے والے کو ہزار سال ان سخت عذابوں میں گرفتاری کی امید رکھنا چاہئے کہ ضعیف البنیان انسان کی کیا جان، اگر پہاڑوں پر ڈالی جائیں سُرمہ ہوکر خاک میں مل جائیں، پھر اس سے بڑھ کر احمق کون کہ اپنا مال جھوٹے سچے نام کی خیرات میں صرف کرے اور اللہ عزوجل کا فرض اور اس بادشاہ قہار کا وہ بھاری قرض گردن پر رہنے دے، شیطان کا بڑا دھوکا ہے کہ آدمی کو نیکی کے پردے میں ہلاک کرتا ہے، نادان سمجھتا ہی نہیں، نیک کام کررہا ہوں، اور نہ جانا کہ نفل بے فرض نرے دھوکے کی ٹٹی ہے، اس کے قبول کی امید تو مفقود اور اس کے ترک کا عذاب گردن پر موجود۔ اے عزیز! فرض خاص سلطانی قرض ہے اور نفل گویا تحفہ و نذرانہ۔ قرض نہ دیجئے اور بالائی بیکار تحفے بھیجئے وہ قابل قبول ہوں گے خصوصاً اس شہنشاہ غنی کی بارگاہ میں جو تمام جہان وجہانیاں سے بے نیاز ہے؛ یوں یقین نہ آئے تو دنیا کے جھوٹے حاکموں ہی کو آزمالے، کوئی زمیندار مال گزاری تو بند کرلے اور تحفے میں ڈالیاں بھیجا کرے، دیکھو تو سرکاری مجرم ٹھہرتا ہے یا اس کی ڈالیاں کچھ بہبود کا پھل لاتی ہیں! ذرا آدمی اپنے ہی گریبان میں منہ ڈالے، فرض کیجئے آسامیوں سے کسی کھنڈساری کا رس بندھا ہوا ہے جب دینے کا وقت آئے وہ رس تو ہرگز نہ دیں مگر تحفہ میں آم خربوزے بھیجیں، کیا یہ شخص ان آسامیوں سے راضی ہوگا یا آتے ہوئے اس کی ناوہندگی پر جو آزار انھیں پہنچا سکتا ہے ان آم خربوزے کے بدلے اس سے باز

---

[۱] سنن ابی داؤد باب الکنز ماھو و زکوٰۃ الحلی آفتاب عالم پریس لاہور ۱/۲۱۸
[۲] مجمع الزوائد بحوالہ المعجم الصغیر باب فرض الزکوٰۃ دارالکتاب العربی بیروت ۳/۶۴
[۳] صحیح ابن خزیمہ باب لذکر ادخال مانع الزکوٰۃ الخ المکتب الاسلامی بیروت ۴/۸

آئے گا۔ سبحان اللہ! جب ایک کھنڈ ساری کے مطالبہ کا یہ حال ہے تو ملک الملوک احکم الحاکمین جل وعلا کے قرض کا کیا پوچھنا! لاجرم محمد بن المبارک بن الصباح اپنے جزء املا اور عثمان بن ابی شیبہ اپنی سنن اور ابونعیم حلیۃ الاولیاء اور ہناد فوائد اور ابن جریر تہذیب الآثار میں عبدالرحمن بن سابط و زید و زبید پسران حارث و مجاہد سے راوی:

لما حضر ابابکرؓ الموت دعا عمر فقال اتق اللّٰہ یا عمر واعلم ان لہ عملا بالنہار لایقبلہ باللیل وعملا باللیل لایقبلہ بالنہار واعلم انہ لایقبل نافلۃ حتی تؤدی الفریضۃ الحدیث۔ ذکرہ العلامۃ ابراھیم بن عبداللّٰہ الیمنی المدنی الشافعی فی الباب الثالث عشر من کتاب "القول الصواب فی فضل عمر بن الخطاب" وفی الباب التاسع عشر من کتاب "التحقیق فی فضل الصدیق" وھو اول کتب کتابہ "الاکتفا فی فضل الاربعۃ الخلفاء"، ورواہ الامام الجلیل الجلال السیوطی رحمہ اللّٰہ تعالٰی فی الجامع الکبیر فقال عن عبدالرحمن بن سابط و زید و زبید بن الحارث و مجاھد قالوا لما حضر الخ۔

یعنی جب خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی نزع کا وقت ہوا امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بلاکر فرمایا: اے عمر! اللہ سے ڈرنا اور جان لو کہ اللہ کے کچھ کام دن میں ہیں کہ انھیں رات میں کرو تو قبول نہ فرمائے گا اور کچھ کام رات میں کہ انھیں دن میں کرو تو مقبول نہ ہوں گے، اور خبردار رہو کہ کوئی نفل قبول نہیں ہوتا جب تک فرض ادا نہ کرلیا جائے الحدیث (اسے علامہ ابراہیم بن عبداللہ الیمنی المدنی الشافعی نے القول الصواب فی فضل عمر بن الخطاب کے باب ۱۳ میں اور کتاب التحقیق فی فضل الصدیق کے باب ۱۹ میں ذکر کیا ہے یہ پہلی کتاب ہے جو انھوں نے خود لکھی ہے جس کا نام الاکتفاء فی فضل الاربعۃ الخلفاء ہے، اسے امام جلیل جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالٰی نے جامع الکبیر میں عبدالرحمن بن سابط اور زید و زبید بن الحارث اور مجاہد سے روایت کیا کہ جب نزع کا وقت آیا الخ۔ ت)

حضور پرنور سیدنا غوث اعظم مولائے اکرم حضرت شیخ محی الملۃ والدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنی کتاب مستطاب فتوح الغیب شریف میں کیا کیا جگر شگاف مثالیں ایسے شخص کے لیے ارشاد فرمائی ہیں جو فرض چھوڑ کر نفل بجالائے۔ فرماتے ہیں: اس کی کہاوت ایسی ہے جیسے کسی شخص کو بادشاہ

---

[۱] حلیۃ الاولیاء ذکر المہاجرین ۱ ابوبکر الصدیق دارالکتاب العربی بیروت ۱/ ۳۶

[۲] المسانید والمراسیل من الجامع الکبیر حدیث ۱۸۹ مسند ابوبکر الصدیق دارالفکر بیروت ۱۲/ ۵۳

اپنی خدمت کے لیے بلائے، یہ وہاں تو حاضر نہ ہُوا اور اس کے غلام کی خدمتگاری میں موجود رہے۔ پھر حضرت امیرالمومنین مولی المسلمین سیدنا مولیٰ علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے اس کی مثال نقل فرمائی کہ جناب ارشاد فرماتے ہیں: ایسے شخص کا حال اس عورت کی طرح ہے جسے حمل رہا جب بچّہ ہونے کے دن قریب آئے اسقاط ہوگیا اب وہ نہ حاملہ ہے نہ بچّہ والی۔ یعنی جب پُورے دنوں پر اگر اسقاط ہو تو محنت تو پُوری اٹھائی اور نتیجہ خاک نہیں کہ اگر بچہ ہوتا تو ثمرہ خود موجود تھا حمل باقی رہتا تو آگے امید لگی تھی اب نہ حمل نہ بچّہ، نہ اُمید نہ ثمرہ اور تکلیف وہی جھیلی جو بچّہ والی کو ہوتی۔ ایسے ہی اس نفل خیرات دینے والے کے پاس سے روپیہ تو اٹھا مگر جبکہ فرض چھوڑا یہ نفل بھی قبول نہ ہُوا تو خرچ کا خرچ ہوا اور حاصل کچھ نہیں۔ اسی کتاب مبارک میں حضور مولیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ:

فان اشتغل بالسنن والنوافل قبل الفرائض لم یقبل منہ واھین۔[1]

یعنی فرض چھوڑ کر سنّت ونفل میں مشغول ہوگا یہ قبول نہ ہوں گے اور خوار کیا جائے گا۔

یُوں ہی شیخ محقق مولانا عبدالحق محدّث دہلوی قدس سرہٗ نے اس کی شرح میں فرمایا کہ:

ترک آنچہ لازم وضروری ست واہتمام بآنچہ نہ ضروری است از فائدہ عقل وخرد دور است چہ دفع ضرر اہم ست بر عاقل از جلب نفع بلکہ بحقیقت نفع دریں صورت منتفی است۔[2]

لازم اور ضروری چیز کا ترک اور جو ضروری نہیں اس کا اہتمام عقل وخرد میں فائدہ سے دُور ہے کیونکہ عاقل کے ہاں حصولِ نفع سے دفعِ ضرر اہم ہے بلکہ اس صورت میں نفع منتفی ہے۔ (ت)

حضرت شیخ الشیوخ امام شہاب الملّۃ والدّین سُہروردی قدس سرہ العزیز عوارف شریف کے باب الثامن والثلثین میں حضرت خواص رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں:

بلغنا ان اللہ لایقبل نافلۃ حتی یؤدی فریضۃ یقول اللہ تعالٰی مثلکم کمثل العبد السوء بداء بالھدیۃ قبل قضاء الدین۔[3]

ہمیں خبر پہنچی کہ اللہ عزوجل کوئی نفل قبول نہیں فرماتا یہاں تک کہ فرض ادا کیا جائے، اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے فرماتا ہے کہاوت تمھاری بد بندہ کی مانند ہے جو قرض ادا کرنے سے پہلے تحفہ پیش کرے۔

خود **حدیث** میں ہے، حضور پُرنور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

[1، 2] فتوح الغیب مع شرح عبدالحق الدہلوی المقالۃ الثامنۃ والاربعون منشی نولکشور لکھنؤ ص ۲۷۳

[3] عوارف المعارف ملحق باحیاء العلوم باب ۳۸ فی ذکر آداب الصلٰوۃ الخ مکتبہ ومطبعہ المشہد الحسینی قاہرہ ص ۱۶۹

اربع فرضھن اللہ فی الاسلام فمن جاء بثلث لم یغنین عنہ شیئا حتی یاتی بھن جمیعا الصلوٰۃ والزکوٰۃ وصیام رمضان وحج البیت[1] رواہ الامام احمد فی مسندہ بسند حسن عن عمارۃ بن حزم رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

چار چیزیں اللہ تعالٰی نے اسلام میں فرض کی ہیں جو ان میں سے تین ادا کرے وہ اسے کچھ کام نہ دیں جب تک پوری چاروں نہ بجالائے نماز، زکوٰۃ، روزہ رمضان، حج کعبہ (اسے امام احمد نے اپنی مسند میں سندِ حسن کے ساتھ حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں:

امرنا باقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ ومن لم یزک فلاصلوٰۃ لہ[2] رواہ الطبرانی فی الکبیر بسند صحیح۔

ہمیں حکم دیا گیا کہ نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور جو زکوٰۃ نہ دے اس کی نماز قبول نہیں (اسے طبرانی نے المعجم الکبیر میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ت)

سبحان اللہ! جب زکوٰۃ نہ دینے والے کی نماز، روزے، حج تک مقبول نہیں تو اس نفل خیرات نام کی کائنات سے کیا امید ہے بلکہ انہی سے اصبہانی کی روایت میں آیا کہ فرماتے ہیں:

من اقام الصلوٰۃ ولم یؤت الزکوٰۃ فلیس بمسلم ینفعہ عملہ[3]

جو نماز ادا کرے اور زکوٰۃ نہ دے وہ مسلمان نہیں کہ اسے اس کا عمل کام آئے۔

الٰہی! مسلمان کو ہدایت فرما آمین!

بالجملہ اس شخص نے آج تک جس قدر خیرات کی، مسجد بنائی، گاؤں وقف کیا، یہ سب امور صحیح و لازم تو ہوگئے کہ اب نہ دی ہوئی خیرات فقیر سے واپس کرسکتا ہے نہ کیے ہوئے وقف کو پھیر لینے کا اختیار رکھتا ہے، نہ اس گاؤں کی توفیر ادائے زکوٰۃ، خواہ اپنے اور کسی کام میں صَرف کرسکتا ہے کہ وقف بعد تمامی لازم و حتمی ہوجاتا ہے جس کے ابطال کا ہرگز اختیار نہیں رہتا۔

فی الدرالمختار الوقف عندھما ھو حبسھا علی ملك اللہ تعالٰی فیلزم فلا یجوز

درمختار میں ہے کہ وقف صاحبین کے نزدیک اللہ تعالٰی کی ملکیت میں چلے جانے کی وجہ سے لازم ہوجاتا ہے

---

[1] مسند احمد بن حنبل — حدیث زیاد بن نعیم — دار الفکر بیروت ۴/ ۲۰۱
کنز العمال بحوالہ حب عن عمارہ بن حزم حدیث ۳۳ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱/ ۳۰
[2] مجمع الزوائد بحوالہ المعجم الکبیر — باب فرض الزکوٰۃ — دار الکتاب العربی بیروت ۳/ ۶۲
[3] الترغیب والترہیب بحوالہ اصبہانی — الترہیب من منع الزکوٰۃ — مصطفی البابی مصر ۱/ ۵۴۰

له ابطاله ولا یورث عنه وعلیه الفتوٰی[1] ملخصا۔ لہذا اس کا ابطال جائز نہیں، اور نہ ہی اس کا کوئی وارث ہوسکتا ہے، اسی پر فتوٰی ہے۔ (ت)

مگر بااینہمہ جب تک زکوٰۃ پُوری پُوری نہ ادا کرے ان افعال پر امیدِ ثواب وقبول نہیں کہ کسی فعل کا صحیح ہوجانا اور بات ہے اور اس پر ثواب ملنا مقبولِ بارگاہ ہونا اور بات ہے، مثلاً اگر کوئی شخص دکھاوے کے لیے نماز پڑھے نماز صحیح تو ہوگئی فرض اُتر گیا، پر نہ قبول ہوگی نہ ثواب پائے گا، بلکہ الٹا گنہگار رہوگا، یہی حال اس شخص کا ہے۔ اے عزیز! اب شیطان لعین کہ انسان کا عدو مبین ہے بالکل ہلاک کر دینے اور یہ ذرا سا ڈورا جو قصدِ خیرات کا لگا رہ گیا ہے جس سے فقراء کو تو نفع ہے اسے بھی کاٹ دینے کے لیے یوں فقرہ سُجھائے گا کہ جو خیرات قبول نہیں تو کرنے سے کیا فائدہ، چلو اسے بھی دُور کرو، اور شیطان کی پُوری بندگی بجا لاؤ۔ مگر اللہ عزّوجل تیری بھلائی اور عذاب شدید سے رہائی منظور ہے، وہ تیرے دل میں ڈالے گا کہ اس حکم شرعی کا جواب یہ نہ تھا جو اس دشمنِ ایمان نے تجھے سکھایا اور رہا سہا بالکل ہی متمرد و سرکش بنایا بلکہ تجھے تو فکر کرنی تھی جس کے باعث عذابِ سلطانی سے بھی نجات ملتی اور آج تک کہ یہ وقف و مسجد و خیرات بھی سب مقبول ہوجانے کی اُمید پڑتی، بھلا غور کرو وہ بات بہتر کہ بگڑتے ہُوئے کام پھر بن جائیں، اکارت جاتی محنتیں ازسرِ نو ثمرہ لائیں یا معاذ اللہ یہ بہتر کہ رہی سہی نام کو جو صورتِ بندگی باقی ہے اسے بھی سلام کیجئے اور کھلے ہُوئے سرکشوں، اشتہاری باغیوں میں نام لکھا لیجئے، وہ نیک تدبیر یہی ہے کہ زکوٰۃ نہ دینے سے توبہ کیجئے، آج تک کہ جتنی زکوٰۃ گردن پر ہے فوراً دل کی خوشی کے ساتھ اپنے رب کا حکم ماننے اور اسے راضی کرنے کو ادا کر دیجئے کہ شہنشاہِ بے نیاز کی درگاہ میں باغی غلاموں کی فہرست سے نام کٹ کر فرماں بردار بندوں کے دفتر میں چہرہ لکھا جائے۔ مہربان مولا جس نے جان عطا کی، اعضا دیے، مال دیا، کروڑوں نعمتیں بخشیں، اس کے حضور منہ اُجالا ہونے کی صورت نظر آئے اور مژدہ ہو، بشارت ہو، نوید ہو، تہنیت ہو کہ ایسا کرتے ہی اب تک جس قدر خیرات دی ہے وقف کیا ہے، مسجد بنائی ہے، ان سب کی بھی مقبولی کی اُمید ہوگی کہ جس جُرم کے باعث یہ قابلِ قبول نہ تھے جب وہ زائل ہوگیا انھیں بھی باذن اللہ تعالٰی شرفِ قبول حاصل ہوگیا۔ چارۂ کار تو یہ ہے آگے ہر شخص اپنی بھلائی بُرائی کا اختیار رکھتا ہے، مدّتِ دراز گزرنے کے باعث اگر زکوٰۃ کا تحقیقی حساب نہ معلوم ہوسکے تو عاقبت پاک کرنے کے لیے بڑی سے بڑی رقم جہاں تک خیال میں آسکے فرض کرلے کہ زیادہ جائے گا تو ضائع نہ جائے گا بلکہ تیرے رب مہربان کے پاس تیری بڑی حاجت کے وقت کے لیے جمع رہے گا

---

[1] درمختار کتاب الوقف مطبع مجتبائی دہلی ۱/۳۷۷

وہ اس کا کامل اجر جو تیرے حوصلہ وگمان سے باہر ہے عطا فرمائے گا، اور رحم کیا تو بادشاہ قہار کا مطالبہ جیسا ہزار روپیہ کا ویسا ہی ایک پیسے کا۔ اگر بدیں وجہ کہ مال کثیر اور قرنوں کی زکوٰۃ ہے یہ رقم وافر دیتے ہوئے نفس کو درد پہنچے گا، تو اول تو یہ ہی خیال کر لیجئے کہ قصور اپنا ہے سال بہ سال دیتے رہتے تو یہ گٹھڑی کیوں بندھ جاتی، پھر خدائے کریم عزوجل کی مہربانی دیکھئے، اس نے یہ حکم نہ دیا کہ غیروں ہی کو دیجئے بلکہ اپنوں کو دینے میں دُونا ثواب رکھا ہے، ایک تصدق کا، ایک صلۂ رحم کا۔ تو جو اپنے گھر سے پیارے دل کے عزیز ہوں جیسے بھائی بھتیجے، بھانجے، انھیں دے دیجئے کہ ان کا دینا چنداں ناگوار نہ ہوگا، بس اتنا لحاظ کر لیجئے کہ نہ وہ غنی ہو نہ غنی باپ زندہ کے نابالغ بچے، نہ اُن سے علاقۂ زوجیت یا ولادت ہو یعنی نہ وُہ اپنی اولاد میں نہ آپ انکی اولاد میں۔ پھر اگر رقم ایسی ہی فراواں ہے کہ گویا ہاتھ بالکل خالی ہُوا جاتا ہے تو دئے بغیر تو چھٹکارا نہیں، خدا کے وہ سخت عذاب ہزاروں برس تک جھیلنے بہت دشوار ہیں، دُنیا کی یہ چند سانسیں تو جیسے بنے گزر ہی جائیں گی، تاہم اگر یہ شخص اپنے ان عزیزوں کو بہ نیتِ زکوٰۃ دے کر قبضہ دلائے پھر وہ ترس کھا کر بغیر اس کے جبر و اکراہ کے اپنی خوشی سے بطور ہبہ جس قدر چاہیں واپس کر دیں تو سب کے لیے سراسر فائدہ ہے، اس کے لیے یہ کہ خدا کے عذاب سے چھُوٹا اللہ تعالٰی کا قرض وفرض ادا ہُوا اور مال بھی حلال و پاکیزہ ہو کر واپس ملا، جو رہا وُہ اپنے جگر پاروں کے پاس رہا، ان کے لیے یہ فائدہ ہیں کہ دنیا میں مال ملا عقبٰے میں اپنے عزیز مسلمان بھائی پر ترس کھانے اور اسے ہبہ کرنے اور اس کے ادائے زکوٰۃ میں مدد دینے سے ثواب پایا، پھر اگر ان پر پُورا اطمینان ہو تو زکوٰۃ سالہا سال کا حساب لگانے کی بھی حاجت نہ رہے گی، اپنا کل مال بطور تصدق انھیں دے کر قبضہ دلا دے پھر وہ جس قدر چاہیں اسے اپنی طرف سے ہبہ کر دیں، کتنی ہی زکوٰۃ اس پر تھی سب ادا ہوگئی اور سب مطلب برآئے اور فریقین نے ہر قسم کے دینی و دنیوی نفع پائے، مولٰی عزوجل اپنے کرم سے توفیق عطا فرمائے آمین آمین یارب العالمین۔ واللہ تعالٰی اعلم وعلمہ اتم۔

مسئلہ ۷۳ ازشہر محلہ ملوک پور مرسلہ جناب سید محمد علی صاحب نائب ناظر فرید پور ۳۰ رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ

زکوٰۃ کس ماہ میں دینا اولٰی ہے یا یہ کہ زیور اور روپیہ تو جب پورا سال گزر جائے؟

الجواب

جب سال تمام ہو فوراً فوراً پُورا ادا کرے، ہاں اوّلیت چاہے تو سال تمام ہونے سے پہلے پیشگی ادا کرے، اس کے لیے بہتر ماہِ مبارک رمضان ہے جس میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ستّر فرضوں کے برابر۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۴۲ از بنارس مسجد بی بی راجی متصل شفاخانہ مرسلہ مولوی حکیم عبدالغفور صاحب ۱۳۱۲ھ

ماقولکم ایہا العلماء (اے علماء کرام! آپ کا کیا ارشاد ہے) دریں مسئلہ کہ زید پیشہ طبابت کرتا ہے اور کچھ گولیاں اس کے پاس ہیں کہ بحساب فی روپیہ ۴ گولیاں علی العموم بیماروں کو دیتا ہے لیکن لاگت اصل ۴ گولیوں کی ۴ پیسے ہے، جب مطب میں کوئی غریب مصرفِ زکوٰۃ آجاتا ہے تو ۴ گولی مذکور الصدر جس کی قیمت اصلی ۴ پیسے ہے دے کر ایک روپیہ ادائے زکوٰۃ میں شمار کرتا ہے، اس صورت میں بموجب اس کے خیال کے ایک روپیہ زکوٰۃ میں سے ادا ہوگا یا ایک آنہ جو لاگتِ اصلی ہے؟ بیّنوا توجّروا۔

الجواب

ہر چند ہر شخص کو اختیار ہے کہ اپنے پیشہ کی چیز برضائے مشتری ہزار روپے کو بیچے جبکہ اس میں کذب و فریب و دغا نہ ہو مگر زکوٰۃ وغیرہا صدقاتِ واجبہ میں جہاں واجب شیئ کی جگہ اس کی غیر کوئی چیز دی جائے تو صرف بلحاظِ قیمت جانبین ہی دی جاسکتی ہے،

فی التبیین لو ادی من خلاف جنسہ تعتبر القیمۃ بالاجماع[1] اھ وفی التاتارخانیۃ عن التحفۃ[2] الواجب فی الابل الانوثۃ حتی لایجوز الذکور الابطریق القیمۃ[2] اھ وفی محیط الامام السرخسی فی صدقۃ الفطر ان دقیق الحنطۃ والشعیر وسویقھما مثلھما والخبز لایجوز الاباعتبار القیمۃ وھو الاصح[3] اھ الکل فی الھندیۃ۔

تبیین میں ہے کہ اگر شیئ کے غیرِ جنس سے زکوٰۃ ادا کرنا ہو تو بالاتفاق قیمت کا اعتبار ہوگا اھ اور تاتارخانیہ میں تحفہ سے ہے کہ اونٹوں میں اگر مؤنث لازم ہے تو اب مذکر سے ادائیگی جائز نہیں مگر بطورِ قیمت اھ امام سرخسی کی محیط کے صدقۃ الفطر میں ہے کہ گندم و جَو کا آٹا اور ان کے ستو ایک دوسرے کی مثل ہیں لیکن روٹی نہیں دی جاسکتی، ہاں قیمت کے اعتبار سے، اور یہی اصح قول ہے اھ مکمل تفصیل ہندیہ میں ملاحظہ کیجئے۔ (ت)

اور قیمت وہ کہ نرخ بازار سے جو حیثیت شیئ کی ہو، نہ وہ کہ بائع اور مشتری میں اُن کی تراضی سے قرار پائے کہ وہ ثمن ہے،

---

[1] تبیین الحقائق باب زکوٰۃ المال مطبعہ کبرٰی امیریہ بولاق مصر ۱/۲۷۸

[2] فتاوٰی ہندیۃ بحوالہ تاتارخانیہ الفصل الثانی فی الفروض نورانی کتب خانہ پشاور ۱/۱۸۱

[3] ؍؍ ؍؍ محیط السرخسی الباب الثامن فی صدقۃ الفطر ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۱/۱۹۱

فی رد المحتار الفرق بین الثمن والقیمۃ ان الثمن ما تراضی علیہ المتعاقدان سواء زاد علی القیمۃ او نقص والقیمۃ ما قوم بہ الشئ بمنزلۃ المعیار من غیر زیادۃ ولا نقصان[1]۔

ردالمحتار میں ہے کہ ثمن اور قیمت میں فرق ہے، جس پر متعاقدان راضی ہوجائیں وہ ثمن ہوں گے خواہ قیمت شیئ سے زائد ہو یا کم، بغیر کسی کمی و زیادتی کے شیئ کے معیاری عوض کا نام قیمت ہے۔ (ت)

تو اُن گولیوں کی بہ لحاظ نرخ بازار جس قدر مالیت ہو اسی قدر زکوٰۃ میں مجرا ہوں گے اُس سے زائد دینِ الٰہی رہا کہ فوراً واجب الادا ہے، ہاں اگر زیادہ محسوب کرنا چاہے تو اس کی سبیل یہ نہیں بلکہ یُوں ہے کہ مصرف زکوٰۃ کو گولیاں ہبۃً نہ دے اس کے ہاتھ بیع کرلے، اب بیع میں اختیار ہے جو ثمن چاہے اس کی رضامندی سے ٹھہرالے اگرچہ شیئ کی حیثیت سے کتنا ہی زائد ہو بشرطیکہ مشتری عاقل بالغ ہو، اور اسے سمجھا دے کہ اگر تیرے پاس قیمت نہیں تو اس کا اندیشہ نہ کر میں خود اپنے پاس سے تجھے دے کر سبکدوش کردوں گا، اب مثلاً ۴ گولیاں ایک روپیہ کو اس کے ہاتھ بیچے وُہ خریدے اس کا ایک روپیہ اس پر دین ہوگیا پھر ایک روپیہ بہ نیت زکوٰۃ اسے دے کر قبضہ کرادے پھر اپنے آتے میں روپیہ اس سے واپس لے، اگر وُہ عذر کرے تو جبراً لے سکتا ہے کہ اتنے میں وُہ اس کا مدیون ہے، یوں اسے ۴ گولیاں مفت ملیں گی اور اس کی زکوٰۃ سے ایک روپیہ ادا ہوجائے گا،

فی الدرالمختار حیلۃ الجواز ان یعطی مدیونہ الفقیر زکوٰتہ ثم یاخذھا من دینہ ولو امتنع المدیون مدیدہ واخذھا لکونہ ظفر بجنس حقہ[2]، واللہ تعالٰی اعلم۔

درمختار میں ہے کہ حیلہ جواز یہ ہے کہ آدمی اپنے مقروض فقیر کو زکوٰۃ دے پھر اس سے قرضہ وصول کرے، اگر مقروض نہ دے تو چھین لے کیونکہ وہ اپنے حق کی جنس پر قادر ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم (ت)

مسئلہ ۵ تا ۷ از بمبئی ۹ ہوٹل آئسکریم مسئولہ شیخ امام علی صاحب رضوی ۱۵ محرم ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) ایک شخص نے کچھ زمین کسی زمیندار سے ٹھیکہ میں لی اس کے پاس دس ہزار روپیہ جمع کیا، میعاد ٹھیکہ کی مقرر نہیں، یہ طے ہوا کہ جس وقت روپیہ واپس کریں گے زمین ٹھیکہ سے نکال لیں گے اور اس شخص نے زمین سے نفع حاصل کرنے کی اجازت دی، اس روپیہ کی زکوٰۃ کا کیا حکم ہے اور کس طریقہ سے اس کی زکوٰۃ دی جائے؟

(۲) اگر ایک شخص کے پاس دس بیگھہ زمین کاشتکاری کی ہے اور وُہ پانچ بیگھہ زمین میں بارش سے غلہ

---

[1] ردالمحتار باب خیار الشرط مصطفی البابی مصر ۴/ ۵۷

[2] درمختار کتاب الزکوٰۃ مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۱۳۰

اگاتا ہے اور پانچ بیگھہ زمین کو کنویں یا دریائی پانی سے سینچ کر غلہ پیدا کرتا ہے اور غلہ صرف اتنا ہی ہوتا ہے کہ جو خاندان کے لیے کافی ہوتا ہے بچت نہیں، اس صورت میں اُس کے عشر اور زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟

(۳) اگر کسی شخص نے ایک دُکان میں دس ہزار روپیہ کا سامان یعنی میز کرسی اور برتن وغیرہ خرید کر گاہکوں کے استعمال کے لیے لگا دیا اور دُکان میں فروخت کی اشیاء روزانہ یا دوسرے تیسرے دن لا کر فروخت کرتا ہے تو اس دس ہزار روپیہ کی زکوٰۃ کا کیا حکم ہے اور روزانہ جو آمدنی ہوتی ہے اس کو اپنے خرچ میں لاتا ہے؟

الجواب

(۱) یہ کوئی صورت ٹھیکہ کی نہیں، ٹھیکہ میں نفع کے مقابل روپیہ ہوتا ہے نہ یہ کہ نفع لیا جائے اور واپسی زمین پر روپیہ واپس ہو جائے، یہ صورت قرض کی ہے اور زمین رہن ہے اور اس سے نفع لینا جائز نہیں اور اس کی زکوٰۃ [illegible] اگرچہ واجب الادا اس وقت ہو گی جب وہ قرض بقدر نصاب یا خمس نصاب اُس کو وصول ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) زکوٰۃ تو نہ غلہ پر ہے نہ زمین پر، اگر سونا یا چاندی تمام حاجاتِ اصلیہ سے فارغ بقدر نصاب ہو اور سال گزرے تو زکوٰۃ واجب ہوگی اور عشر بہرحال واجب ہے، مینہ کی پیداوار پر دسواں حصہ اور پانی دی ہوئی پر بیسواں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) جس دن وہ مالکِ نصاب ہوا تھا جب اُس پر سال پورا گزرے گا اُس وقت جتنا سونا چاندی یا تجارت کا مال میز کرسی وغیرہ جو کچھ بھی ہو بقدر نصاب اس کے پاس تمام حاجات اصلیہ سے فارغ موجود ہوگا اس پر زکوٰۃ فرض ہوگی، روزمرہ کے خرچ میں جو خرچ ہو گیا ہو گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ از کانپور محلہ فیل خانہ کہنہ مسئولہ سید محمد آصف صاحب ۹ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ

حضور کے فتاوٰی جلد اول مطبوعہ کے حاشیہ پر یہ عبارت ہے کہ:

"جس کے عزیز محتاج ہوں اسے منع ہے کہ انھیں چھوڑ کر غیروں کو اپنے صدقات دے، حدیث میں فرمایا: ایسے کا صدقہ قبول نہ ہوگا اور اللہ تعالٰی روزِ قیامت اس کی طرف نظر نہ فرمائے گا۔" عزیز سے کون کون شخص مراد ہیں؟

الجواب

عزیزوں میں ذو رحم محرم مقدم ہیں پھر باقی ذو رحم، ان سے پھیر کر اجنبی کو صدقہ نہ دے۔ پھیرنے کے معنی کا صدق چاہیے، مثلاً گداگروں کو جو ایک آدھ پیسہ یا روٹی کا ٹکڑا دیا جاتا ہے کہ اپنے اعزا کو نہیں دے سکتا، اور دے تو وہ نہ لیں گے، وہ ان سے پھیر کر دینا نہ ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم